وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ وفاق المدارس ملتان

جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۱ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ اگست ۲۰۲۳ء

بیاد

شمس العلماء
حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء
حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

محدث العصر
حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مفکر اسلام
حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

رئیس المحدثین
حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

استاذ المحدثین
حضرت مولانا عبد الرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق حقانی مدظلہم
سینئر نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر اعلیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر

مولانا محمد احمد حافظ

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

فون نمبر 27-6514526-6514525-061 فیکس نمبر 6539485-061
Email:wifaqulmadaris@gmial.com web:www.wifaqulmadaris.org

ناشر: حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ● مطبع: اقرأ اختر پرنٹنگ پریس پرانی غلہ منڈی بوہڑ گیٹ ملتان
شائع کردہ مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

تدریب المعلمین وفاق کے اہم مقاصد میں سے ہے	شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم	۳
علمِ فقہ کی ضرورت واہمیت	مولانا نورالبشر محمد نورالحق	۹
''تدریب المعلمین'' کے جامع نصاب کی تیاری	صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی	۲۵
تدریب المعلمین کا کامیاب انعقاد	صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی	۳۰
تدریب المعلمین ۔ایک مفیداور مبارک سلسلہ	مولانا عبدالقدوس محمدی	۳۵
وفاق المدارس العربیہ(کے پی کے) کی سرگرمیاں	مولانا مفتی سراج الحسن	۴۰
مجالسِ تدریب المعلمین (بلوچستان)	مولانا سید عبدالرحیم حسینی	۴۹
حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ	جناب احمد مجتبیٰ نقشبندی	۵۷
تبصرہ کتب	محمد احمد حافظ	۶۰

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی مما لک ۳۰ ڈالر-سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر-ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر-

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 40 روپے، زرسالانہ مع ڈاک خرچ: 500 روپے

صدائے وفاق

تدریب المعلمین وفاق کے اہم مقاصد میں سے ہے

بیان: شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

خطاب بمقام: جامعہ فاروقیہ فیز۲، حب ریور روڈ کراچی (۲۴/ذوالقعدہ ۱۴۴۴ھ، ۱۴/جون ۲۰۲۳ء)

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا ونبینا وحبیبنا ومولانا محمد خاتم النبیین وامام المرسلین، وعلی آلہٖ واَصحابہٖ اجمعین ومن تبعهم باحسان الیٰ یوم الدین...... امابعد!

حضرات اساتذہ کرام اور معزز شرکائے مجلس! السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ!

الحمدللہ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ آج تدریب المعلمین کے اس اجلاس میں اللہ تعالیٰ نے شرکت کی توفیق بخشی۔ جس نظم کے ساتھ اس سلسلے کا جو آغاز ہو رہا ہے وہ دَرحقیقت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کی قرارداد کی بنا پر ہوا ہے، وفاق کی مجلس عاملہ نے یہ طے کیا تھا کہ وفاق کی سطح پر ''تدریب المعلمین'' کا ایک نظام ہونا چاہیے، اس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں حضرت مولانا امداداللہ صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب، حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، حضرت مولانا راحت علی ہاشمی صاحب وغیرہ...... اِن حضرات نے اس موضوع پر بڑی محنت سے کام کیا اور بڑی عرق ریزی اور انتہائی جُزرَسی سے اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر ایک مفصل رپورٹ تیار کی۔

یہ مفصل رپورٹ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ماہانہ رسالے'' وفاق المدارس'' میں بھی اس مہینہ (ذوالقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۴۴ھ) کے شمارے میں شائع ہوگئی ہے، ماشاءاللہ یہ بہت جامع رپورٹ تھی اور مجلس عاملہ میں جب پیش کی گئی تو اس کا نہایت گرم جوشی سے خیر مقدم کیا گیا؛ اور اس بات پر سب کا اتفاق ہوا کہ اس نظم کے تحت اجتماعات منعقد کرنے چاہییں۔ آج کا یہ دو روزہ اجتماع یہاں اور دو روزہ اجتماع دارالعلوم کراچی میں اسی مقصد کے لیے اور اس کام کا آغاز کرنے کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔

اس سے پہلے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں اجتماعات ہو چکے ہیں، پنجاب کے بھی مختلف شہروں میں الحمدللہ یہ اجتماعات ہوئے، اور اب سندھ کے اجتماعات میں آج کراچی کا اجتماع دو جگہوں پر منعقد ہو رہا ہے۔ الحمدللہ! جہاں جہاں یہ اجتماعات ہوئے ان کے بارے میں ہمیں یہ اطلاعات ملیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ بڑے کامیاب

ہوئے اور سب نے ان کا بڑی گرم جوشی سے خیر مقدم کیا اور ان کو انتہائی مفید قرار دیا۔

الحمدللہ یہ اجتماع جیسے آج ہو رہا ہے، اس کے بعد اس کا ایک سلسلہ ہے جو اس رپورٹ کے اندر تجویز کیا گیا ہے، امید ہے کہ اِن شاء اللہ اسی سلسلے کے مطابق مختلف سطحوں پر یہ کام آگے بڑھے گا۔

ماشاء اللہ آج یہاں جو مجمع نظر آرہا ہے مدارس کے حضرات کا اور کل دار العلوم میں بھی جتنے حضرات کی آمد کی توقع تھی اس سے دوگنی تعداد کل وہاں پر موجود تھی، اور سب نے بڑے شوق وذوق سے خوش گوار انداز میں ان اجتماعات میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں آپ سب حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ سب نے دُور دُور سے یہاں تشریف لا کر اس اجتماع کو رونق بخشی اور یہ سلسلہ جو وفاق کے اہم مقاصد میں سے ہے اس کی تکمیل کے لیے آپ نے اپنا حصہ ڈالا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی بہترین جزا آپ سب کو عطا فرمائے۔

یہاں میں دو تین باتیں آپ حضرات سے عرض کرنا چاہتا ہوں؛ ایک بات تو مجھے اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ کی یاد آتی ہے جو آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں، ہمارے حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم کے صدر بھی تھے اور بانی بھی تھے، وہ تقریباً ہر سال اساتذہ کو جمع کر کے کچھ خطاب فرمایا کرتے تھے اور ان کو کچھ نصیحت فرماتے تھے۔ ان نصیحتوں میں سے ایک نصیحت یہ تھی؛ وہ فرماتے تھے کہ آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے حضرات تبلیغ کے کام کے لیے کتنی محنت اٹھاتے ہیں؟، اپنے سامان سر پر لاد کر شہر سے شہر؛ گاؤں سے گاؤں پھرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے دین کی بات لوگوں تک پہنچانے کے لیے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ جانتے ہیں کہ ان کی اس محنت میں ان کے اس کام میں اللہ تعالیٰ نے کتنی برکت دی ہے؟!۔ اس وقت دنیا میں شاید ہی ایسی کوئی جماعت نظر آتی ہو جس کا اتنا فائدہ الحمدللہ ہوتا ہو۔ ہم کبھی کبھی ان کی بعض باتوں پر تنقید بھی کرتے ہیں لیکن وہ تنقید برادرانہ؛ خیر خواہانہ اور مصلحانہ ہوتی ہے، لیکن ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جو مسلمانوں کو نفع پہنچایا وہ اتنا ہے کہ شاید کسی اور جماعت نے اتنا بڑا کام نہیں کیا، لیکن یہ کام وہ اپنی محنت سے کرتے ہیں، اپنی کوشش سے کرتے ہیں اور پھر مشقت اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں دین کا کلمہ دنیا تک پہنچانے کے لیے۔

میرے والد ماجد قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ تو اتنی محنت کرتے ہیں، علماء حضرات جو مدرسے کے اساتذہ ہیں وہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس سب کو بھیج دیا ہے، ان کو دین سکھانے کے لیے اور ان کو دین کی تعلیم وتربیت دینے کے لیے سفر کرنے کی مشقت نہیں ہوتی، ان کے پاس گھر بیٹھے لوگ پہنچ جاتے ہیں اور اس نیت سے پہنچتے ہیں کہ وہ علم حاصل کریں اور دین سمجھنے اور دین پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ مدارس

کے اساتذہ کو یہ بات غنیمت سمجھنی چاہیے کہ اصل بات تو یہ تھی کہ ہم جاتے گھر گھر جا کر دین کا پیغام پہنچاتے، اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے سامنے خود یہ لوگ بھیج دیے ہیں، اب تمہارا کام یہ ہے کہ تم ان کی صحیح طریقہ سے تعلیم وتربیت کرو؛ تعلیم بھی صحیح طریقے سے دواور تربیت بھی صحیح طریقے سے کرو۔ تو یہ ایک بات اپنے والد ماجد کی آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ الحمدللہ جتنے مدارس دینیہ ہیں ان کے اساتذہ کرام پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل وکرم ہے کہ ان سے استفادہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس بھیج دیا، اب ان کا کام یہ ہے کہ اپنے افادے کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنائیں، زیادہ سے زیادہ مکمل بنائیں، اس کے لیے یہ ''تدریب المعلمین'' کا جو نظم ہے یہ درحقیقت اس کام کی تکمیل کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

آپ کو خیال ہوتا ہوگا کہ بھائی ہم تو خود استاذ ہیں ہم تو خود پڑھاتے ہیں، اب ہمیں کیا اس بات کا پابند کر رہے ہیں کہ ہم جا کر طالب علمی کریں؟، اب ہم جا کر زانوئے تلمذ تہ کریں اور ہم سیکھیں کہ پڑھانا کیسے ہوتا ہے؟ پڑھانے کا طریقہ کیسا ہوتا ہے؟، تو بعض وقت یہ خیال پیدا ہوتا ہے، اگرچہ میرا خیال ہے کہ ماشاءاللہ جو حضرات ذوق وشوق سے اس اجتماع میں شریک ہوئے ہیں ان کے دل میں یہ خیال نہیں آیا ہوگا، لیکن کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ بھائی اساتذہ کی آپ ایک طرح سے ناقدری کر رہے ہیں کہ ان کو استاذ کی بجائے طالب علم بنا کر اور متعلم بنا کر پیش کر رہے ہیں، تو اس کے لیے میں ایک بات کی طرف آپ حضرات کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک حدیث مروی ہے مرفوعاً بھی اور موقوفاً بھی، سب سے پہلے میں نے اپنے بالکل بچپن میں کہہ لیجئے وہ حدیث پڑھی تھی، حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے ''جامع بیان العلم وفضلہ''...... جب میں حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تدوین حدیث'' کا مطالعہ کر رہا تھا تو اس میں دیکھا کہ جگہ جگہ انہوں نے حافظ ابن عبدالبر کی کتاب ''جامع بیان العلم وفضلہ'' کے حوالے دیے ہیں، تو شوق پیدا ہوا کہ اس کتاب کو دیکھیں، چناں چہ میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا، اس میں ایک حدیث اس وقت کی مجھے یاد ہے اور بعد میں پھر دوسری کتابوں میں بھی اس کا ذکر ملا، اس کو بعض روایات میں مرفوعاً یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے، اور بعض روایات میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے، وہ کیا ہے **كُنْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّماً وَلَاتَكُنْ ثَالِثَةَ فَتَهْلِكَ** یا تو عالم بنو یا متعلم بنو تیسرا نہ بنو، تیسری کوئی قسم ہوگی تو تم برباد ہو جاؤ گے، یہ الفاظ ہیں ''یا عالم بنو یا متعلم بنو اور کوئی تیسری چیز نہ ہو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے''۔ اب یہ جو فرمایا **عالماً او متعلماً** یہ **علیٰ سبیل منع الخلو** ہے، یعنی ایسا نہیں ہے کہ عالم اور متعلم جمع نہ ہوں بلکہ دونوں جمع بھی ہو سکتے ہیں، اور عالم کے معنیٰ یہ ہیں کہ کسی بھی چیز کا انسان کو علم حاصل ہو گیا، اس وقت تو وہ عالم بن گیا لیکن ساتھ ہی متعلم بننا بھی ضروری ہے۔

اس حدیث میں عـالـماً بھی ہے مُتَعَلِّماً بھی ہے لیکن ''مُعَلِّماً'' نہیں ہے کہیں بھی اس حدیث کی روایات میں۔ کـن عالما او متعلما علی سبیل منع الخلو اس لیے کہ معلم تو ایک ہی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم !...... انـمـا بعثتُ معلماً آپ کے بعد جتنے بھی ہیں وہ سب متعلم ہیں، اور جتنا علم حاصل ہو گیا اس وقت تک معلم بھی بن گیا، لیکن متعلم ایک ایسی صفت ہے جو مرتے دم تک ختم نہیں ہوتی، طـلـب الـعـلـم مـن الـمـهـد الی اللحد۔ ہاں! اگر اپنے آپ کا جائزہ لیں تو کیا اپنے آپ کو عالم کہیں گے یا متعلم کہیں گے؟ یہ آج کل بڑا افسوس ناک سا رواج پڑ گیا ہے کہ آدمی خود اپنے آپ کو عالم کہے اور یہ جملہ استعمال کیا جاتا ہے کہ ہم علماء یہ کام کر رہے ہیں، ہم علماء یہ کام کر رہے ہیں، گویا اپنے اوپر عالم کا خطاب خود اپنے آپ کو دیتے ہیں، بڑے بڑوں نے کبھی اپنے کو عالم نہیں کہا۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ یہ فرماتے تھے کہ...... ''اگر ساری دنیا کے عقلاء جمع ہو کر آجائیں اور آکر شریعت کے کسی ایک مسئلہ پر بھی اعتراض کرنا چاہیں تو وہ میرے سامنے پیش کر دیں؛ الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بھروسہ پر میں عرض کرتا ہوں دو منٹ میں ان کو لاجواب کر سکتا ہوں، میں تو ایک ادنیٰ طالب علم ہوں، علماء کی تو بڑی شان ہے۔''...... تو ساری زندگی ہمارے بزرگوں نے اپنے آپ کو طالب علم ہی سمجھا، متعلم ہی سمجھا، کبھی کسی نے اپنے عالم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اجلہ تابعین میں سے ہیں اور تصوف کے سارے سلسلے ان پر ختم ہوتے ہیں، حدیث کے امام ہیں، ان کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ کسی نے ان کو پیچھے سے پکارا اور پکار کر کہا یا فقیہ!...... تو حسن بصریؒ نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہا هَلْ رأیتَ فـقیهاً قط؟ کیا تم نے کبھی فقیہ دیکھا بھی ہے جو مجھے فقیہ کہہ رہے ہو؟!، عـالـم الـفـقـه الزاهد فی الدنیا الراغب فی الآخرة فقیہ وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو اور آخرت کا طلب گار ہو، اپنے آپ کو فقیہ کہلانا بھی پسند نہیں کیا، اس درجہ کے لوگ تھے یہ۔ لہٰذا ہم سب حقیقت میں طالب علم ہیں، ہم سب متعلم ہیں اور ہمارے تعلم کا ایک حصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت عطا فرمائی ہمارے اساتذہ کرام کی بدولت جو نعمت ہمیں عطا فرمائی، کچھ حرف شناسی آگئی، کچھ کتابیں پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی تو اس کا حق ادا کرنے کے لیے ہم کس طرح دوسروں تک اس بات کو پہنچائیں کہ وہ ان کے دل میں اُتر جائے؟ اس کے لیے ہم اب بھی تعلّم کے محتاج ہیں، اس کے لیے ہم اب بھی طالب علمی کے محتاج ہیں، تاکہ ہم اپنے بڑوں سے ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں، اپنے بڑوں سے فائدہ اٹھا کر ہم اپنی تدریس کو اپنے نفع کو ہم اپنے طلبہ تک اس طرح منتقل کریں جس کے ذریعے علم ان تک منتقل ہو، اور ساتھ ہی تربیت ان کی طرف منتقل ہو، تاکہ وہ صرف عالم ہی نہ

بنیں بلکہ عامل بھی بنیں، اس غرض سے یہ ''تدریب المعلمین'' کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

اب اس میں الحمدللہ جو رپورٹ تیار ہوئی ہے اس میں مختلف علوم جو ہمارے یہاں پڑھائے جاتے ہیں اس میں سے ہر علم کو پڑھانے کے لیے کن کن اصولوں کو مدنظر رکھنا چاہیے؟، کیا کیا طریقے اس کے لیے استعمال کرنا چاہییں؟ وہ اس میں بتائے گئے ہیں اور وہ آپ حضرات تک پہنچیں گے ان شاء اللہ!۔

میں اپنے ایک استاذ مولانا سحبان محمود صاحب کا ذکر کردوں، حضرت مولانا سحبان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ؛ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے وہ میرے ان اساتذہ میں سے ہیں جن سے ہم نے نحومیر سے لے کر شرح جامی تک ساری کتابیں ہم نے حضرت سے پڑھیں، دارالعلوم کے بڑے شیخ الحدیث رہے اور ان کے ذریعے بڑا فیض پھیلا، وہ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ ہم پہلے سمجھتے تھے جب ہم پڑھا کرتے تھے تو اس وقت ہم شاگرد تھے اور استاد ہمارے معلم تھے لیکن جب پڑھنے کے بعد پڑھانا شروع کیا تو احساس ہوا کہ اصل طالب علمی تو اب شروع ہوئی ہے ہماری!، اس لیے کہ جب ہم پڑھتے تھے تو اس وقت اتنی گہرائی اور بینائی سے ہم نہیں سمجھ پاتے تھے، بس جتنا استاد نے بتادیا اس حد تک تھوڑا بہت سمجھ لیتے تھے لیکن اس میں زیادہ گہرائی اور گیرائی نہیں ہوتی تھی، لیکن جب ہم پڑھانے کے لیے بیٹھے اور اس کے لیے جب مطالعہ شروع کیا اور مطالعے کے دوران ہمیں یہ احساس ہوا کہ یہاں یہ بات اگر طلبہ کے سامنے پیش کی جائے گی تو وہ کس طرح اس کو سمجھیں گے؟، اور کس طرح ان کے دل میں کیا اشکالات پیدا ہوں گے ان سب کو مدنظر رکھ کر ہم جب گہرائی اور گیرائی میں جا کر مطالعہ کرتے ہیں تو حقیقت میں طالب علمی تو ہماری اب ہو رہی ہے؛ اور طلبہ ہمیں پڑھا رہے ہیں، کیونکہ جتنی طلب ہوتی ہے طالب علم کے اندر اسی نسبت سے اللہ تبارک وتعالیٰ پڑھانے والے کے قلب پر مضامین کا القا فرماتے ہیں، اس لیے تمام گزارشات کا حاصل یہ ہے کہ ہم سب درحقیقت طالب علم ہیں، اور اسی طالب علمی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم اس لیے بیٹھے ہیں کہ ہمیں تجربہ کار اساتذہ یہ بتائیں کہ ہم کون سی کتاب کون سا علم اور فن کس انداز سے پڑھائیں کہ جس کے ذریعے طلبہ زیادہ سے زیادہ بہتر طور پر علمی تیاری کرسکیں، چونکہ مدارسِ دینیہ کا مقصد صرف حروف ونقوش کا علم پڑھانا نہیں ہوتا بلکہ اس میں تربیتِ اعمال واخلاق بھی ہمارے نصاب ونظام کا ایک جزوِ لاینفک ہے اس کو کسی طرح علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔

میں نے پہلے بھی شاید آپ حضرات کو بتایا ہوگا کہ دارالعلوم دیوبند جو ہم سب کی ام المدارس ہے جہاں سے ہم فیض یاب ہوئے ہیں اس کی تاریخ تاسیس یعنی جس سال دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا اس کی تاریخ نکالی گئی تھی کہ تاریخ کیا ہوگی؟ تو تاریخ تھی ''درمدرسہ خانقاہ دیدیم'' کہ مدرسے میں ہم نے خانقاہ دیکھی، یعنی یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ صرف مدرسہ نہیں ہے بلکہ 'خانقاہ' بھی ہے، خانقاہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر تزکیہ کیا جاتا ہے، جہاں باطن کی

اصلاح کی جاتی ہے، جہاں ذکر کا مشغلہ ہوتا ہے، تو دارالعلوم دیوبند کی تاریخ میں یہ داخل ہے؛ اس کی فطرت میں اس کی جبلت میں یہ بات داخل ہے کہ صرف کتاب کافی نہیں ہے بلکہ طلبہ کی اپنے پڑھنے والوں کی وہ تربیت بھی کرے اور اسی لیے میرے دادا حضرت مولانا محمد یاسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے دارالعلوم دیوبند کا وہ زمانہ دیکھا ہے کہ جب اس کے شیخ الحدیث سے لے کر دربان اور چپڑاسی تک ہر شخص صاحب نسبت ولی اللہ تھا، تو تعلیم کے ساتھ تربیت بھی انتہائی ضروری ہے۔

اب یہ ہم کس طرح کریں کہ تعلیم بھی معیاری ہو، تربیت بھی معیاری ہو جس سے کہ اللہ والے علماء پیدا ہوں؟، کیوں کہ علم بغیر عمل کے اور بغیر اصلاح باطن کے کارآمد نہیں ہے، ایسا علم تو شیطان کو بھی ہے ابلیس کو بھی ہے، اس علم کی کوئی قدر و قیمت نہیں، لیکن وہ علم جو اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچائے درحقیقت وہی علم معتبر ہے اور ہمارے مدارس دینیہ کا اصل مقصد بھی وہی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کام کے لیے ہم نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اور جہاں جہاں یہ اجتماعات ہوئے ہیں الحمدللہ اس کے بارے میں بہت حوصلہ افزا خبریں ہمیں ملی ہیں۔

ماشاءاللہ جامعہ فاروقیہ ہمارے مدارس کا ایک بہت ممتاز جامعہ ہے، میرے استاذِ گرامی اور شیخ الکل حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے اَنفاس قدسیہ کی مہک اس علاقہ کے اندر موجود ہے، اس لیے یہ اس بات کا بالکل حق دار تھا کہ یہ سلسلہ یہاں سے شروع کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہاں پر یہ اجتماع کرایا اور الحمدللہ یہاں پر بھی مختلف علوم وفنون کے اساتذہ کرام اپنے اپنے تجربات آپ حضرات کے سامنے پیش کر رہے ہیں، امید ہے کہ ان شاء اللہ اس سے بڑا نفع ہوگا اور اس کے بعد جو یہ پورا ایک سلسلہ تجویز کیا گیا ہے تدریب کا...... اِن شاءاللہ آگے بڑھے گا اور آگے بڑھ کر مختلف سطحوں پر اس کے اجتماعات ہوں گے اور اس کے نتیجے میں ان شاءاللہ ہم اچھے مدرسین، اچھے اساتذہ جو علم کے اعتبار سے بھی طلبہ کے لیے زیادہ مفید ہوں اور تربیت کے اعتبار سے بھی زیادہ مفید ہوں ایسے اساتذہ ان شاءاللہ ہم تیار کرنے کے قابل ہوں گے......اور بھائی! حقیقت میں تو ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں، ایک ہی منزل کے راہرو ہیں، ہم سب کا مقصد ایک ہے، اس ایک مقصد کے تحت جب اللہ جل جلالہ کی رضا کی خاطر ہم جمع ہو کر یہ کام کریں گے تو ان شاءاللہ ثم ان شاءاللہ؛ اللہ تبارک وتعالیٰ برکت عطا فرمائیں گے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو کامیاب فرمائے اور جن حضرات نے اس کے انتظام میں اور اس کی تنظیم میں حصہ لیا ہے؛ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور اس سلسلہ کو قائم و دائم اور جاری و مستمر رکھے اور اس کا فائدہ سارے مدارس تک پہنچائے......وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

☆......☆......☆

علمِ فقہ کی ضرورت واہمیت

اور کتبِ فقہیہ کی کامیاب تدریس کا طریقہ کار

مولانا نورالبشر محمد نورالحق

نوٹ: حضرت مولانا نورالبشر صاحب زید مجدہم کا یہ مقالہ دراصل دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ کے تحت منعقد ہونے والے ''تدریب المعلمین ''میں محاضرے کا خلاصہ ہے، جسے افادہ عام کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔

(۱) سورہ توبہ آیت:۱۲۲ میں ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُم طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنذِرُوْا قَومَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِم لَعَلَّهُم يَحْذَرُونَ.

''اہلِ ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوں، بلکہ مسلمانوں کی ہر بستی وطبقہ میں سے کیوں نہیں ایک جماعت نکلتی جو دین میں تفقہ حاصل کرے۔ اور جب وہ واپس پلٹے تو اپنی قوم کو ڈرائے، شاید کہ وہ برائی سے بچے۔''

(۲) **وَإِذَا جَآءَ هُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُوْلِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهٗ مِنْهُم** (سورۃ نساء:83)

''اور جب اُن کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اُس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بات میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے۔''

(۳) **مَن يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيرًا يُفَقِّهْهُ فى الدِّيْن**

''اللہ تعالیٰ جس سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین (کتاب وسنت) کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔''

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دعا دیتے ہوئے فرمایا:

اَللّٰهم فقِّهْهُ فى الدين

''اے اللہ! اسے دین کی فقاہت عطا کردیں۔'' (صحیح البخاری)

(۵) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیارکم فی الجاھلیة خیارکم فی الإسلام إذا فقھوا (صحیح البخاری)

تم میں جاہلیت میں بہترین، اسلام میں بھی بہترین ہیں، اگر وہ (دین میں) فقاہت حاصل کریں۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نَضَّرَ اللّٰهُ امرأً سمِعَ مِنَّا حديثًا فحفِظَهُ حتى يُبَلِّغَه غيرَهُ، فرُبَّ حامِلِ فقْهٍ إلى من هو أفقَهُ منه، وربَّ حامِلِ فقهٍ ليس بفقيهٍ. (الترمذی)

فقہ، اسلامی تعلیمات کا نچوڑ، قرآنِ کریم کا خلاصہ، شریعت کا ترجمان اور اسلامی زندگی کے لیے مشعل راہ ہے، زندگی کا ایک ایک حصہ فقہ سے مربوط ہے، حتیٰ کہ اس کے بغیر انسانی زندگی ادھوری اور نامکمل سمجھی جائے گی، اسی وجہ سے زمانہ نبوت سے فقہ وفتاویٰ کی ضرورت مسلم ہے۔

فقہ کے معنی دین کی گہری سمجھ، اصطلاح میں ''احکامِ شریعت کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننے کا نام فقہ ہے''، فقہ میں مہارت پیدا کرنا امت پر فرضِ کفایہ ہے، ہر دور میں ایسے ماہر علماء کا وجود ناگزیر ہے جو ضرورت کے وقت امت کی دینی وشرعی راہنمائی کرسکیں، قرآن وحدیث میں تفقہ فی الدین کی ضرورت وافادیت بیان کی گئی ہے۔

فقہ سراپا خیر ہے اور تفقہ فی الدین ایک عظیم نعمت ہے، حدیث میں ہے: ''من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین'' جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں'' (بخاری شریف)

فقہ میں اشتغال افضل ترین عبادت ہے اور تفقہ باعثِ عزت وشرافت ہے، ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بڑھ کر ہوتا ہے، فقہائے کرام روحانی طبیب ہوتے ہیں۔ علمِ فقہ، تمام علوم میں سب سے بہتر ہے؛ کیونکہ یہ دیگر علوم تک رسائی کا ذریعہ ہے، صحابہ کرام کے عہد مبارک میں بھی علمِ فقہ تھا، صحابہ کرام کو جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عام صحابہ کو جب کسی مسئلے کا حکم معلوم کرنا ہوتا تو وہ فقہائے صحابہ سے تحقیق کرتے، صحابہ کرام میں بطورِ خاص سات صحابہ وہ ہیں جن کو مرجعیت کا مقام حاصل ہوا، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور مدینہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور عراق میں

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فقہی آراء سے لوگ زیادہ مستفید ہوئے۔

تدوینِ فقہ کی ضرورت:

فقہ کی تدوین کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن وسنت میں بہت سے مسائل واحکام کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جیسے: توحید، رسالت، اثباتِ قیامت، حرمتِ شراب، تجارت کی اجازت، حرمتِ سود، حرمتِ خنزیر، احکامِ طلاق اور احکامِ نکاح وغیرہ۔

مگر بہت سارے ایسے مسائل جو زندگی کے مختلف گوشوں سے متعلق تھے، ان کے بارے میں صرف اصول وقواعد کے ذکر کرنے پر اکتفاء کیا گیا، جو گردش زمانہ کے ساتھ ساتھ انسانیت کے لیے مشعل راہ بن سکیں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں: **الآثار لا تجیء فی الأشیاء کلها، و لكن تجیء فی بعض و يقاس ما لم يأت فيه أثر بما جاء ت فيه آثار.**

بہرحال نصوص محدود ہیں اور مسائل غیر محدود، مثال کے طور پر موجودہ زمانہ ہی کو دیکھ لیجیے کہ اس میں جدید ٹیکنالوجی، مثلاً پرنٹ میڈیا، الیکٹرونک میڈیا کو بہت عروج حاصل ہو رہا ہے اور ہر آنے والا دن گذشتہ دن کی بنسبت مزید ترقی کی جانب گامزن ہے۔ امت کو آئے روز نت نئے مسائل کا سامنا ہے، جن کا حل قرآن وسنت اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں صریح طور پر موجود نہیں۔

مثلاً: شیئرز کی خرید وفروخت کا حکم، الکحل ملی ہوئی دوائیوں کا حکم، بینکاری کا مسئلہ، تکافل کی شرعی حیثیت، ٹیلیفون اور انٹرنیٹ پر نکاح کا شرعی حکم، زندہ جانوروں کو تول کر خرید وفروخت کا حکم، کمپنیوں کی ملٹی لیول مارکیٹنگ اور ان کا شرعی حکم، فاریکس کے کاروبار اور اے ٹی ایم کارڈز کی شرعی حیثیت وغیرہ وغیرہ۔

تو فقہاء کرام جنھیں اللہ تعالیٰ نے فقاہت اور فہم وفراست کا غیر معمولی حصہ عطا فرمایا اور جو قرآنی آیت:

وَإِذَا جَآءَ هُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُولِى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (سورۃ نساء: 83) کا مصداق ہیں۔

وہ ان نصوص اور اصول وقواعد کی روشنی میں مسائل کا استنباط کر کے امت کے سامنے نمایاں فرما دیتے ہیں، فقہ حنفی پر ہزاروں، لاکھوں نہیں، بلکہ بلا مبالغہ کروڑں انسان پھولوں پہ شہد کی مکھی کی طرح امنڈ پڑے اور ان مسائل کو اپنے لیے کامیابی کا ذریعہ سمجھ کر قبول کر لیا۔

ایک بات کا یہاں ذکر کرنا مناسب ہے کہ فقہ، قرآن وحدیث کے مقابل ومخالف کوئی جدا علم نہیں، بلکہ ان کی توضیح وتشریح کا نام ہے۔ بعض لوگ یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ فقہ پر عمل کرنے والے قرآن وسنت کے

تارک ہیں اور فقہ بدعت ہے، یہ درست نہیں۔ سورۃ التوبہ میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُم طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنذِرُوْا قَومَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِم لَعَلَّهُم يَحْذَرُونَ.

''اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوں، بلکہ مسلمانوں کی ہر بستی وطبقہ میں سے کیوں نہیں ایک جماعت نکلتی جو دین میں تفقہ حاصل کرے۔ اور جب وہ واپس پلٹے تو اپنی قوم کو ڈرائے، شاید کہ وہ برائی سے بچے۔''

یہ آیت درج ذیل ہدایات دے رہی ہے:

۱......علمِ دین کا سیکھنا اور اس میں تفقہ حاصل کرنا امت مسلمہ کے بعض افراد پر اسی طرح ضروری ہے جس طرح جہاد ضروری ہے۔

۲......جس طرح قوم و وطن کے دفاع کے لیے طاقت، اسلحہ اور مجاہدین کی ضرورت ہے، اسی طرح دینِ اسلام بھی ایسے افراد کا محتاج ہے جو اس کا دفاع دلائل اور براہین سے کریں۔ مسلمان قوم کی بقاء اور عروج کے لئے یہ علم بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

۳......آیاتِ جہاد اور قتال کے بالکل درمیان اس آیت کو بیان کرنا معجزہ ہے، جس کا انکشاف زمانہ حال میں ہو چکا ہے؛ کیونکہ آج بہ نسبت اسلحہ کے فراوانی کے ''علم'' اور ''وار سٹرٹیجی'' جانے اور کیے بغیر جنگیں لڑنا بیکار ہے۔

۴......اس آیت میں اہلِ ایمان کے دو ذمہ دار گروپ بتائے گئے ہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ کرنے والا اور دوسرا تفقہ فی الدین والا؛ تاکہ کچھ مومن جہاد فی سبیل اللہ کی تیاریوں میں لگے رہیں اور کچھ دین میں صحیح فقہ و فہم حاصل کرنے میں لگ جائیں۔ اس طرح اسلام کی عظمت و شان کی نگرانی مجاہدین کریں گے اور شریعت کی پاسبانی طلبہ دین۔ جس طرح مجاہد کا خیال حکومت کرتی ہے؛ تاکہ وہ قوی وصحت منداور ذہین رہے، اسی طرح پاسدارانِ شریعت کا خیال بھی حکومت کرے گی؛ تاکہ وہ بھی دین کے ابلاغ میں قوی وصحت منداور ہوشیار رہیں۔

کتبِ فقہیہ کی کامیاب تدریس کا طریقہ کار اور رہنما اصول

ابتدائی درجات میں ''قدوری'' اور ''کنز الدقائق'' سے مقصود تو یہ ہے کہ مسائلِ شرعیہ کی صورتوں، ان کے احکام اور ان میں فقہائے کرام کے اختلاف سے ابتدائی واقفیت حاصل ہو جائے، اس کے بعد ''شرحِ وقایہ'' میں طالب علم قدرے تفصیل اور وضاحت کے ساتھ مسائلِ شرعیہ کی صورتوں اور ان کے احکام کو سمجھے، اسی طرح فقہاءِ کرام کے اختلافات اور ان کے دلائل و تعلیلات سے بھی اجمالی طور پر واقفیت حاصل کرلے۔

کتبِ فقہیہ کی کامیاب تدریس کس طرح ممکن ہے اوراس کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے؟ اس سوال کو حل کرنے کے لیے ذیل میں بعض تجاویز اور گذارشات ذکر کی جاتی ہیں، جنھیں تین مرحلوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. سبق سے پہلے
2. سبق کے دوران
3. سبق کے بعد

سبق سے پہلے:

فقہ کی کامیاب ومثالی تدریس کی سب سے پہلی اور بنیادی سیڑھی استاد کی فقہ سے مناسبت، خاص طور پر متعلقہ کتاب، قدوری، کنز الدقائق اور شرحِ وقایہ سے مناسبت اوراس میں مہارت ہے، اگرخود استاذ کتاب کے مباحث میں متذبذب اور متردد ہے تو یہی تذبذب اور تردد طلبہ کرام میں بھی منتقل ہوگا، اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ طلبہ کرام بھی کتاب سے ناواقف اور بیزار ہوں گے، یا کم ازکم کتاب سے جو استفادہ کیا جانا چاہیے تھا وہ نہ کر پائیں گے، لہٰذا سب سے پہلے استاد کو کتاب سے مناسبت پیدا کرنی ہوگی، اور کتاب سے مناسبت پیدا کرنے کے لیے مطالعہ ناگزیر ہے۔

مطالعہ:

درس کی تیاری کے لیے مطالعہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے، مطالعے کے بغیر سبق پڑھانا تو درکنار، اس کا تصور بھی استاد کے ذہن میں نہیں آنا چاہیے، جتنا پڑھانا ہے اور جو کچھ پڑھانا ہے، اس کا مطالعہ کرکے خوب سمجھ لیا جائے، استاد کے مطالعہ میں کمی رہ گئی تو سبق بھی ناقص ہوگا، اپنی تدریس کو کامیاب اور معیاری بنانے کے لیے مطالعے کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔

نابغۂ عصر حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ فرمایا کرتے تھے:

''مدرس کو درس کی تیاری کے لیے تین مرتبہ مطالعہ کرنا چاہیے:

۱......پہلی بار: فہم کے لیے

۲......دوسری بار: افہام کے لیے

۳......تیسری بار: تسہیل کے لیے''

یعنی: پہلے اتنا مطالعہ کرے کہ سبق کا مضمون خود اچھی طرح سمجھ لے، پھر دوبارہ مطالعہ کرکے طالبِ علم تک اس مضمون کو منتقل کرنے کی ترتیب ذہن میں بنالے، پھر تیسری بار مطالعہ کرکے اس ترتیب میں آسانی پیدا کرے؛ تاکہ طالبِ علم تھوڑے وقت میں نہایت آسانی سے سمجھ جائے۔

مطالعے میں وسعت اور عمق:

مطالعے میں وسعت اور عمق دونوں ہی مطلوب ہیں، اگر وسعت ہو، لیکن عمق نہ ہو تو ایسی وسعت بے فائدہ ہوگی، اور عمق بسا اوقات اس وجہ سے کارآمد نہیں ہوتا کہ اس میں وسعت نہیں ہوتی، عمق اور وسعت دونوں کے درمیان امتزاج پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

''عمق'' سے مقصود یہ ہے کہ: سمجھ کر مطالعہ کرنا، فکر ونظر میں گہرائی پیدا کرنا، عبارت کی تہہ تک پہنچنا، ماتن وشارح کے مقصود اور اغراض کو سمجھنا وغیرہ۔

مطالعے میں ''وسعت'' کے متعدد پہلو ہیں:

(۱) ......کتاب سے متعلقہ تمام شروح وحواشی کا مطالعہ کرنا، قدوری کے لیے کتاب کا حاشیہ، ''اللباب'' اور ''الجوھرۃ النیرۃ''، جبکہ کنز الدقائق کے لیے مولانا اعزاز علیؒ کا حاشیہ، مولانا احسن نانوتویؒ کا حاشیہ، ''رمز الحقائق'' اور ''فتح المعین'' کا دیکھنا مفید ہوگا، جبکہ شرح الوقایہ کے لیے ''تکملہ عمدۃ الرعایۃ'' از مولانا فتح محمد لکھنویؒ اور اس کا دوسرا تکملہ ''عمدۃ الرعایۃ'' از مولانا عبدالحمید لکھنویؒ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

کوشش یہ کی جائے کہ ایک ایک کر کے کتاب سے متعلقہ تمام شروح وحواشی کو نظر سے گزارا جائے، فکر یہ ہو کہ کوئی بھی متعلقہ شرح یا حاشیہ مطالعے سے رہ نہ پائے۔

(۲)......اہم مباحث اور تشنہ تحقیق مسائل کے لیے ہدایہ، اس کی شروحات اور مطولاتِ فقہیہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، جن میں ''بدائع الصنائع'' اور ''ردالمحتار'' کا مطالعہ انتہائی مفید رہے گا۔

(۳)......کتبِ فقہیہ کو معاصر تطبیقات کے ساتھ پڑھانے کے لیے جدید معاملات، فقہ الحلال والحرام وغیرہ سے متعلق دورِ حاضر کے اہلِ علم نے جو کاوشیں کی ہیں، انھیں زیرِ مطالعہ رکھنا۔

مطالعے کا طریقہ کار:

مطالعے میں ابتداء ہی کتاب کی کوئی شرح یا حاشیہ دیکھنا درست نہیں، بلکہ کتاب کا جتنا حصہ سبق پڑھانا ہے، بغیر کسی حاشیے یا شرح کے خود اس کا مطالعہ غور وفکر کے ساتھ کرنا چاہیے، اور اپنے ذہن سے ''متن'' کے اس حصے کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے(۱)۔

اس کے بعد حاشیہ اور بین السطور کا مطالعہ کیا جائے، اس سے مزید متن کو سمجھنا آسان ہوگا، اور کچھ نئی معلومات بھی حاصل ہوں گی۔

پھر جس قدر ہو سکے شروح وحواشی اور دیگر متعلقات کو دیکھا جائے، جن کی تفصیل ''مطالعے میں وسعت وعمق'' کے عنوان کے تحت گزر چکی ہے، البتہ اس بات کا التزام کیا جائے کہ کتاب حل کرنے کے بعد ہی سبق پڑھایا جائے۔

حل کتاب کے سلسلے میں درج ذیل امور کو ملحوظ رکھنا چاہیے:

1)......عبارت کے درست تلفظ اور ضبط پر خاص توجہ دی جائے، جن الفاظ کا ضبط سمجھ نہیں آ رہا، انھیں بین السطور، حاشیہ یا لغت کی مدد سے حل کیا جائے، اس کے لیے ''المغرب''، ''المصباح المنیر'' اور ''معجم لغة الفقہاء'' وغیرہ کا مطالعے میں رکھنا مفید ہوگا۔

2)......عبارت، نحوی وصرفی اعتبار سے حل کی جائے۔

3)......عبارت کا لفظی ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی معلوم ہوں، جو لفظ سمجھ نہ آئے اس کے لیے بین السطور، حاشیہ اور لغت سے مدد لی جائے، مشکل الفاظ کو سمجھے بغیر آگے نہ بڑھا جائے۔

4)......عبارت کا مفہوم اور مقصودی ترجمہ سمجھنا۔

5)......صورتِ مسئلہ اور اس کے حکم کو سمجھنا۔

6)......قرآن وحدیث سے استدلال کی صورت میں اس کی نوعیت کو سمجھنا کہ یہ عبارة النص، اشارة النص، دلالة النص اور اقتضاء النص میں سے کس نوعیت کا ہے۔

7)......مسائل کی تعلیلات کو سمجھنا اور اس میں جو قواعد وضوابط مذکور یا مخفی ہیں، انھیں خوب اہتمام سے سمجھنے کی کوشش کرنا۔

8)......قید احترازی کا فائدہ سمجھنا۔

9)......دفع دخل مقدر، یعنی: اگر عبارت میں کسی مقدر سوال کا جواب دیا جا رہا ہے تو اس ''سوال'' کو سمجھا جائے کہ وہ کیا ہے؟ پھر یہ عبارت اس کا جواب کیسے بن رہی ہے؟۔

حاصلِ مطالعہ کو محفوظ کرنا:

مطالعے کے ساتھ ساتھ حاصلِ مطالعہ کو محفوظ کرنے کا اہتمام بھی کرنا چاہیے، اہم مقامات پر نشان لگائیں، سبق کے خلاصے کو محفوظ کریں، نئے مسائل کو نوٹ کریں، مشکل مباحث کے لیے اگر مختلف شروحات وحواشی کا مطالعہ کیا ہے تو اس کا خلاصہ محفوظ کرلیں وغیرہ وغیرہ۔

حاصلِ مطالعہ محفوظ کرنے کے لیے ہمیشہ اپنی ذاتی کتاب استعمال کرنی چاہیے، کسی سے عاریتاً کتاب لینے یا مدرسے کی کتاب استعمال کرنے سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر حاصلِ مطالعہ زیادہ ہو تو رجسٹر یا کاپی کو استعمال کیا جا سکتا ہے، اسی طرح اپنے کمپیوٹر میں بھی نوٹس محفوظ کیے جا سکتے ہیں۔

حاصلِ مطالعہ محفوظ کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ آئندہ سال سبق کی تیاری کے لیے اس پر طائرانہ نظر ڈالنا کافی ہوگا، جس کے بعد مطالعے میں وسعت پیدا کرتے ہوئے کتاب کے دیگر حواشی اور متعلقات کو دیکھنا آسان ہو جائے گا۔

سبق کی ترتیب اور تحلیل و تجزیہ:

مطالعے سے حاصل ہونے والی معلومات کو اکٹھا کرنے کے بعد انھیں ترتیب دے کر ان کا تجزیہ کر دیا جائے کہ مثلاً: سبق میں چار باتیں ہیں، یا پانچ بحثیں ہیں: پہلی بات:..... دوسری بات:..... تیسری بات: ..... ذہن میں ترتیب دی جائے، اگر اشارات مرتب کر کے کسی کاغذ پر نوٹ کر لیں یا کتاب پر لکھ لیں تو اس ترتیب کو ذہن میں پختہ کرنے میں مدد ملے گی، ایسے نوٹس کے لیے ایک کاپی مستقل طور پر بنالی جائے تو آئندہ بہت کام آئے گی۔

مطالعے سے متعلق بعض ضروری ہدایات:

(۱)......صلاۃ الحاجۃ اور صلاۃ التوبہ کا اہتمام کرنا چاہیے، اور یہ دعا کرے کہ: اے اللہ! میرے مطالعے کی خامیاں دور کر دے، گناہوں کی ظلمات کے اثرات دور کر دے کہ وہ سبق پر چھا نہ جائیں، اور اے اللہ! میں نے جو مطالعہ کیا ہے اس کو سہل انداز سے منتقل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

(۲)......ہر آدمی اپنے ذوق اور وقت کے اعتبار سے مطالعے میں طوالت اور اختصار سے کام لیتا ہے، البتہ مطالعے کے دوران ''کتاب حل کرنا'' لازمی ہے۔

(۳)......مطالعہ میں احتیاطی پہلو کو مدِّ نظر رکھنا چاہیے، بعض اوقات غیر اختیاری طور پر کوئی ایسا کام آ جاتا ہے جو مطالعہ کرنے سے مانع بن جاتا ہے، سبق کے ناغہ سے بچنے کے لیے مطالعہ سبق سے آگے رکھنا چاہیے، دو تین دن کا مطالعہ آگے ہونا چاہیے۔

دورانِ تدریس:

کتاب شروع کرنے سے پہلے طلبہ کرام کے سامنے درج ذیل امور بیان کیے جائیں؛ تاکہ کتاب کا علی وجہ البصیرت پڑھنا آسان ہو:

(۱) ......فقہ کے مبادیات: تعریف، موضوع، غرض و غایت، ضرورت و اہمیتِ فقہ اور تدوینِ فقہ وغیرہ بیان کیے جائیں۔

(۲) ......کنز الدقائق بیوع کے حصے اور شرحِ وقایہ میں مناسب ہوگا کہ معاملات کی اہمیت، بیوع کی متنوع اقسام، دورِ حاضر میں معاملات کی پیچیدہ صورتیں وغیرہ سے متعلق دو تین محاضرات کی صورت میں نشستیں رکھی جائیں، جن میں اگر ہوسکے تو پروجیکٹر کی مدد سے معاملات کا ایک خاکہ طلبہ کے سامنے پیش کیا جائے۔

(۳) قدوری، کنز الدقائق اور شرحِ وقایہ کے مصنفین امام قدوریؒ، امام ابوالبرکات نسفیؒ، برہان الشریعہؒ اور صدر الشریعہؒ کا تعارف، فن میں ان کا مقام و مرتبہ، اور اہلِ علم حضرات کی آپ کے بارے میں آراء و تاثرات کو بیان کیا جائے۔

(۴) کتاب کا تعارف، اہمیت، خصوصیات اور اس کے مناہج و اسالیب پر مناسب انداز سے روشنی ڈالی جائے کہ کتاب شروع کرنے سے پہلے ہی طالبِ علم کی کتاب سے ایک گونہ انسیت پیدا ہو جائے۔

طلبہء کرام سے عبارت سننا:

طلبہ کرام میں مطالعے کا شوق پیدا کرنے اور ان کی علمی لیاقت اور فنی استعداد مضبوط کرنے کے لیے روزانہ کی بنیاد پر ان سے عبارت سننی چاہیے، جس کے لیے درج ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہیے:

1)......طلبہ کو پابند کیا جائے کہ وہ مطالعہ کر کے آئیں۔

2)...... ہر طالبِ علم سے عبارت پڑھوائی جائے۔

3)......عبارت پڑھتے وقت لفظی اور اعرابی غلطیوں پر متنبہ کیا جائے، عبارت کی ادنیٰ غلطی سے بھی چشم پوشی نہ کی جائے، طالبِ علم غلط عبارت پڑھے اور استاد غلطی پر متنبہ نہ کرے تو طالبِ علم کی غلطی پختہ ہو جاتی ہے۔عبارت کی درستی کو درس کا اہم حصہ قرار دے کر اس پر وقت صرف ہونے کی پرواہ نہ کی جائے۔

4)......حتی الامکان طالبِ علم ہی سے خود لفظ یا اعراب صحیح پڑھوایا جائے، اگر ایک طالبِ علم عبارت درست نہیں پڑھ پارہا تو دوسرے طلبہ سے پوچھا جائے اور تصحیح کروائی جائے، اس طرح وہ بھی غور سے عبارت سنیں گے، اگر طلبہء کرام تصحیح سے عاجز ہو جائیں تو استاد غلطی اور اس کی وجہ سمجھائے اور عبارت صحیح کروائے۔

5)......لفظ یا اعراب غلط پڑھنے کی وجہ سے مطلب اور معنی میں جو نقص یا اہمال پیدا ہوتا ہے اس کو خوب واضح کیا جائے؛ تاکہ طلبہ کو عبارت غلط پڑھنے کی قباحت و شناعت کا احساس ہو۔

6)......روزانہ ایک ہی طالبِ علم سے عبارت نہ پڑھوائی جائے، اور نہ باری مقرر کی جائے، بلکہ خود استاد جس طالب علم کو مناسب سمجھے عبارت پڑھنے کے لیے کہے، کمزور طلبہ سے زیادہ عبارت پڑھوائی جائے، اسی طرح جو طلبہ عبارت پڑھنے سے بچتے ہیں، ان سے ضرور عبارت پڑھوائی جائے۔

7)...... یہ اور اس کے علاوہ جو بھی مناسب تدبیریں طلبہء کرام کا مطالعہ دیکھنے اور عبارت صحیح پڑھنے کا عادی بنانے کی ہوسکتی ہیں، اختیار کی جائیں۔

سبق سمجھانے کا طریقہ کار:

طالبِ علم کے عبارت پڑھنے کے بعد طلبہء کرام کو کتاب سے ہٹا دیا جائے، بہتر یہ ہوگا کہ کتاب بند کروادی جائے، پھر صورتِ مسئلہ، اس کا حکم، اگر اختلاف ہو تو اسے بیان کرے، اور شرحِ وقایہ میں اس کے ساتھ مسئلے کی دلیل وتعلیل کا خلاصہ بھی بیان کیا جائے، جسے اچھے طریقے سے ذہن نشین کروایا جائے، عبارت کا مفہوم ذہن نشین کرانے کے بعد عبارت پر اس کی تطبیق کردی جائے، پھر عصرِ حاضر کی کوئی جدید صورت ذکر کرنی ہو یا کوئی مفید بات ہو تو اسے بیان کر دیا جائے۔

یہ طریقہ بہت مفید ہے(۲)، لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب استاد نے سبق کی مکمل تیاری کی ہو، اسے مرتب کر کے اس کا خلاصہ مستحضر ہو، خلاصہ لکھنے کے لیے اپنی کتاب، نوٹ بک، کارڈ یا سٹیکی نوٹس وغیرہ کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

کتبِ فقہ کی تدریس میں قابلِ اہتمام امور:

کتبِ فقہیہ کی تدریس میں درج ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہیے:

1)......فقہی اصطلاحات کی تعریفات کو ازبر یاد کروایا جائے، تعریف میں موجود قیودات کے فوائد بیان کیے جائیں۔

2)...... ہر کتاب کا ماقبل کے ساتھ ربط ذکر کیا جائے۔

3)...... ہر کتاب اور باب کا خلاصہ بیان کیا جائے۔

4)......نحوی وصرفی اعتبار سے مشکل عبارتوں کو حل کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

5)......اگر کسی مسئلے کی متعدد صورتیں ہوں یا کئی مسئلے کے حکم میں فقہائے کرام کے متعدد اقوال ہوں تو پہلے ہی بتا دیا جائے کہ اس مسئلے کی دو یا تین صورتیں ہیں یا اس میں دو قول یا تین قول ہیں۔

6)......اگر کوئی مسئلہ مفتی بہ قول کے خلاف ہے، تو اس کی وضاحت کر کے مفتی بہ قول کو بھی بیان کر دیا جائے۔

7)......دلیل نقلی سے استدلال کی صورت میں اس کی نوعیت کو واضح کرنا کہ یہ استدلال عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص میں سے کس نوعیت کا استدلال ہے۔

8)......چونکہ شرحِ وقایہ ثالث اور رابع میں استدلال کے بجائے ''تعلیل'' کا منہج غالب ہے، لہذا تعلیل کو ''قیاس منطقی'' کی صورت میں واضح کرنا چاہیے، اگر یہ نہ ہو سکے یا مشکل لگے تو کم از کم تعلیل میں جو قاعدہ یا ضابطہ مذکور یا مخفی ہے، اسے واضح انداز سے ذہن نشین کروا دیا جائے، بغیر قواعد سمجھائے شرحِ وقایہ پڑھانا بڑا ظلم ہے۔

9)......قیاس میں مقیس، مقیس علیہ، علت اور حکم کو خوب واضح انداز سے ذہن نشین کروایا جائے۔

10)......استحسان کی صورت میں قیاس اور استحسان کے درمیان فرق، اور وجہِ استحسان کو سمجھایا جائے۔

11)......اگر کہیں سوالِ مقدر کا جواب ہے تو پہلے کتاب سے ہٹ کر اچھی طرح اس سوالِ مقدر کو سمجھایا جائے، پھر جواب کو سمجھایا جائے، پھر عبارت پڑھ کر اس پر منطبق کیا جائے کہ عبارت سوالِ مقدر کا جواب کیسے بن رہی ہے، یاد رہے کہ! سوالِ مقدر اور اس کا جواب کتاب سے زائد چیز بالکل نہیں، بلکہ ناگزیر ہے، اور کتاب کا حصہ ہے۔

12)......اگر کوئی مشکل مقام ہو اور ایسا لگے کہ ایک بار تقریر سے طلبہ نہیں سمجھے ہیں تو دوسری اور تیسری بار تشریح کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

13)......معاصر مسائل پر تطبیق کے ساتھ پڑھانے کی کوشش کی جائے، خاص طور پر معاملات اور فقہ الحلال سے متعلقہ مسائل کی تطبیق ضروری ہے۔

14)......آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بتایا جائے؛ تاکہ سبق کے پھیلاؤ کا انضباط آسان ہو جائے۔

نقشے، بورڈ اور پروجیکٹر کا استعمال:

استاد کو بورڈ استعمال کرنے کا عادی ہونا چاہیے، مسئلے کی مختلف صورتوں، پیچیدہ اور مشکل مسائل وغیرہ سمجھانے میں بورڈ کا استعمال انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔

اگر درس گاہ میں پروجیکٹر کی سہولت میسر ہو تو تفصیلی اور مشکل مباحث کو سلائیڈز کی صورت میں بنا کر طلبہ کو سمجھانے کے بعد کتاب پر منطبق کیا جائے تو یہ طریقہ بھی ان شاء اللہ مفید رہے گا۔

سوال کے ذریعے غور وفکر کی صلاحیت پیدا کرنا:

استاد کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ طلبہ ٔ کرام سے ازخود سوال کرے، جس کے ذریعے ان کے اندازِ فہم کی جانچ و پرکھ کے ساتھ ساتھ ان میں غور وفکر اور سوچ و بچار کی جانب رغبت وشوق پیدا ہوگا۔

اگر کوئی صحیح جواب بتائے تو اس کی حوصلہ افزائی کے لیے کچھ انعام بھی دیا جاسکتا ہے، اگر سب نہ بتا پائیں تو انھیں تلاش کرنے کے لیے کہیں، اس طرح طلبہ میں سوچنے اور غور وفکر کی عادت پڑتی ہے۔

اسی طرح آگے آنے والی کوئی اہم بحث ہے، تو اس کے حوالے سے کچھ دن پہلے ہی سوال کردیں، تو طلبہ ٔ کرام اس بحث سے متعلق غور وفکر اور مطالعہ کرنے کا کام شروع کردیں گے، پھر جب اس بحث کو پڑھانے کا وقت آئے گا تو طلبہ ٔ کرام کے لیے وہ اجنبی نہ ہوگی، ان کو سمجھنے میں اور استاد کو سمجھانے میں آسانی ہوگی۔

یہ اسلوب نئے مسائل میں بھی اختیار کیا جاسکتا ہے؛ تاکہ طلبہ ٔ کرام ان کے بارے میں سوچیں، مختلف کتب کے ذریعے یا دارالافتاء سے رجوع کرکے ان کے جوابات حاصل کریں، اس طرح ان میں مسائل کی تحقیق اور دارالافتاء سے رجوع کی عادت پیدا ہوگی۔

طلبہ ٔ کرام کو متوجہ رکھنے کے لیے بھی سوال کیا جاسکتا ہے، لہٰذا سبق کا ایک حصہ پڑھا کر اس کے بارے میں سوال کرنا چاہیے؛ تاکہ طلبہ کرام متوجہ رہیں اور سبق غور سے سنیں۔

طلبہ کو سوال کرنے کی ترغیب دینا:

بعض طلبہ میں تو سوچنے اور غور وفکر کا مادہ نہیں ہوتا اور بعض جن کے ذہن میں سوال آتا ہے، وہ استاد کے رعب و دبدبے کی وجہ سے پوچھ نہیں پاتے، لہٰذا اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ طلبہ کرام کو ترغیب دی جائے کہ انھیں جو بات سمجھ نہ آئے وہ اس کے بارے میں پوچھ لیں، اور استاذ میں بھی اتنا حوصلہ ہو کہ اگر طالبِ علم کے سوال کا جواب نہ آئے تو بلا کسی تامل کے یہ کہہ دے کہ مجھے معلوم نہیں، کل دیکھ کر بتاؤں گا۔

جس درس گاہ میں سوال وجواب کا سلسلہ جاری ہوگا وہ فقہی اعتبار سے مضبوط ہوگی، البتہ اس میں ایک رعایت ضروری ہے کہ فضول اور لغو سوالات نہ ہوں، اسی طرح سبق سے غیر متعلقہ سوالات سے بھی اجتناب کیا جائے۔

تدریس کو موثر بنانے کے لیے متفرق تجاویز:

(۱)...... باوضو سبق پڑھانے کا اہتمام کیا جائے۔

(۲)......ناغہ میں بے برکتی ہوتی ہے، لہذا سبق چاہے تھوڑا سا ہی ہو، لیکن ناغہ نہ کرے۔

(۳)......استاذ کو آسان اسلوب اور سہل تعبیر اختیار کرنی چاہیے، ایسی تعبیر بھی ہوسکتی ہے جو انتہائی آسان مسئلے کو مشکل بنا دے، اور ایسی تعبیر بھی ہوسکتی ہے جو مشکل مسئلے کو آسان بنا دے، عمدہ تعبیر اور انداز حاصل کرنے کے لیے تجربہ کار اور مقبول مدرسین کے درس میں شرکت کی جائے یا ان کے محفوظ اسباق سنے جائیں۔

اسی طرح عمدہ تعبیر حاصل کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہیکہ جو سبق آئندہ پڑھانا ہے، تنہائی میں اس تصور کے ساتھ پڑھایا جائے کہ جیسے درس گاہ میں طلبہ کرام کو پڑھایا جا رہا ہے، اس طرح ایک مفہوم کو مختلف تعبیرات میں بیان کرنے کی مشق کی جاسکتی ہے۔

اپنے سبق کو محفوظ کر کے دوبارہ سننا، اور اس میں تعبیر اور انداز کی غلطیوں کو نوٹ کر کے ان سے اجتناب کرنا بھی تدریس کو عمدہ بنانے میں معاون ثابت ہوگا۔

(۴)......استاذ کی گفتگو میں ایک ربط اور ترتیب ہو، ٹھہر ٹھہر کر بولے، جلدی نہ کرے؛ تاکہ سننے والا اس کے ہر جملے کو سن کر سمجھ جائے، اگر کوئی مشکل مضمون ہے جس میں جملوں کو دہرانے اور بار بار کہنے کی ضرورت ہے تو انھیں بار بار دہرائے۔

(۵)......استاد کا ذاتی مطالعہ تو وسیع ہو، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنا سارا کا سارا مطالعہ طلبہ کرام کے سامنے رکھ دے، اس طرح طلبہ پر ناقابل تحمل بوجھ پڑ جائے گا، طلبہ کی ذہنی صلاحیت، علمی استعداد کو مدّ نظر رکھتے ہوئے انتخاب سے کام لینا چاہیے، گویا کہ سبق استاد کی معلومات کا خلاصہ ہوگا، لہذا مطالعہ جتنا وسیع اور گہرائی کے ساتھ ہوگا، اس کا خلاصہ بھی اتنا معیاری اور عمدہ ہوگا۔

(۶)...... کتاب کی ابتدا اور اختتام میں کماً وکیفاً یکسانیت اور توازن برقرار رکھنا چاہیے، البتہ ابتدا میں کتاب سے مناسبت پیدا کرنے کے لیے یا کسی مشکل بحث کی صورت میں سبق کی مقدار کچھ کم ہوسکتی ہے، لیکن ان عوارض کے علاوہ ابتدا میں لمبی لمبی تقریریں کرنا اور آخر میں صرف ورق گردانی کرنا، اس طریقے نے علم کی ریڑھ کی ہڈی توڑ کر رکھ دی ہے، لہذا مشکل اور آسان مباحث کی رعایت کر کے سال کی ابتدا میں مقدارِ خواندگی متعین ہونی چاہیے، اور اس کی رعایت کرتے ہوئے کتاب پڑھانی چاہیے۔

سبق میں توازن پیدا کرنے کے لیے درجِ ذیل امور کا اہتمام مفید ثابت ہوگا:

(۱)......خارجی مباحث سے بچا جائے، البتہ نفسِ مطلب سمجھانے کے لیے بعض باتوں کو بیان کرنا ضروری ہوتا ہے، لہذا ان کو بیان کرنا ضروری ہوگا، انھیں خارجی بات کہہ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

(۲)......مقررہ نصاب کے صفحات یا مباحث کا اندازہ لگا کر یومیہ درس کی مقدار خواندگی طے کر لی جائے۔

(۳)......مکمل حاضری کا اہتمام کیا جائے، ایک تو روزانہ کی حاضری کا اہتمام ہو، دوسرا روزانہ گھنٹے کا پورا وقت دینے کا اہتمام ہو۔

(۴)......تھوڑے وقت میں زیادہ کام کرنے اور کروانے کا بنیادی اصول، مقررہ وقت کا بھرپور اور درست استعمال ہے، ''تاخیر کو زندگی کا حادثہ سمجھیں، معمول نہ بنائیں''۔

(۵)......استاد کے مزاج میں اعتدال ہونا چاہیے، طلبہ کرام کے ساتھ، دوستانہ رویہ ان کی فکری، علمی اور ذہنی صلاحیتوں کو ابھارنے اور نکھارنے میں بے حد مفید و معاون ثابت ہوتا ہے، خشک مزاجی، بے جا غصے کا اظہار طلبہء کرام کو استادِ محترم سے دور کر دیتا ہے، اسی طرح حد سے زیادہ نرمی، طبیعت میں عدم سلیقے کا عنصر، اور طلبہ سے فضول گپ شپ بھی درس گاہ پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔

(۶)......استاد کو چاہیے کہ وہ جس طرح اپنے اور اپنی اولاد کے لیے دعا مانگتا ہے، بالکل اسی طرح اپنے شاگردوں کے لیے دعا مانگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس کو ''اللھم علّمہ الحکمۃ'' اور ''اللھم فقّہہ فی الدین'' کے الفاظ سے دُعا دی، جس کا اثر آپ کے علم وفضل میں ظاہر ہے، لہٰذا اساتذہ کرام کو بھی اس کا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔

(۷)......اگر پڑھانے والے استاد خود کسی دار الافتاء سے متعلق نہیں ہیں تو دار الافتاء کے حضرات سے ضرور رابطے میں رہنا چاہیے، اور مسائل کی نئی صورتوں اور مفتیٰ بہ اقوال سے متعلق ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔

سبق کے بعد:

استاد کی ذمہ داری صرف سبق پڑھانے تک محدود نہیں رہنی چاہیے، بلکہ سبق پڑھانے کے بعد بھی وہ طلبہ کرام کی علمی و عملی ترقی کے لیے فکر مند ہو، استاد کے لیے طلبہ کرام کی علمی صورت حال، کتاب فہمی کی حالت اور فن میں ان کی دلچسپی سے واقف ہونا ضروری ہے، طلبہ کس حد تک سبق سمجھ رہے ہیں، انھیں کتاب سے کتنی دلچسپی ہے، اگر نہیں ہے تو اس کو پیدا کرنے کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

استاد کو سبق پڑھانے کے بعد درج ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہیے:

(۱)......سبق سننا:

سبق پڑھانے کے بعد استاد کو سبق سننے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، اس سے طلبہ متیقظ رہتے ہیں،

خاص طور پر ابتدائی درجات میں اس کا اہتمام ایک ناگزیز امر ہے۔زیادہ طلبہ میں ہر ایک سے سبق سننا مشکل ہوتو بغیر کسی ترتیب کے سبق کے مختلف اجزاء مختلف طلبہ سے اس انداز سے سنے جائیں کہ ہر طالبِ علم کو خطرہ رہے کہ شاید مجھ سے پوچھ لیا جائے گا، اس طرح ان میں سبق یاد کرنے کی فکر پیدا کرنی چاہیے، یہ اصول یادرکھنا چاہیے کہ:

''جس چیز کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، اسے اہتمام دیا جائے گا، اور جس کے بارے میں سوال نہیں ہوگا، وہ بہت اہم اور قیمتی ہونے کے باوجود بھی غیر اہم بن جائے گی''، لہٰذا اہم مباحث کے بارے میں تو بار بار پوچھنے کا معمول ہونا چاہیے۔

(۲)......مطالعے کا شوق اجاگر کرنا:

طالبِ علم کو محنت کا عادی بنانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے، ترغیب وترہیب، اسلاف اور اکابر کے واقعات طلبہ کرام کے سامنے پیش کر کے ان میں مطالعے کا شوق اجاگر کرنا چاہیے، طالبِ علم کتاب خود حل کر کے آئے، کسی اردو شرح یا خلاصہ کی کبھی مدد نہ لے۔

طلبہ میں تین چیزوں کا اہتمام پیدا کرنے کی کوشش کی جائے:

1) مطالعہ قبل الدرس

2) استماع وقت الدرس

3) مذاکرہ بعد الدرس

(۳) تحریری اور میدانی سرگرمیاں:

کتب فقہیہ پڑھانے کے دوران طلبہ کرام سے تمرین کروانا بھی بہت اہم اور ضروری ہے، ان سے دو طرح کی تمارین اور سرگرمیاں کروانی چاہییں:

1. تحریری سرگرمی

2. میدانی سرگرمی

تحریری سرگرمی:

عبادات، معاملات، حلال وحرام وغیرہ عنوانات پر طلبہ کرام سے ہر سہ ماہی میں دس سے پندرہ صفحات کے مختصر مضامین ومقالات لکھوائے جائیں، آسان اور ابتدائی عنوانات دیے جائیں، اور ساتھ کتابوں کی راہنمائی بھی کر دی جائے؛ تاکہ طلبہ میں ابتدا ہی سے علمی وتحقیقی تحریر لکھنے کی عادت پڑ جائے۔

میدانی تمرین:

طلبہ کرام سے میدانی سرگرمی کروانا بھی بہت اہمیت کا حامل ہے، اس کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہر طالب علم پر لازم کیا جائے کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں معاملات سے متعلق افراد، مثلاً: سونار، پراپرٹی ڈیلر، ماہی گیر، ڈاکٹر، وکیل، ڈیری فارم سے متعلق حضرات وغیرہ، میں سے کسی فرد سے ملاقات کرے اوران کے شعبے سے متعلق مختلف سوالات پہلے سے تیار کرکے ان سے حاصل ہونے والے جوابات کوقلم بند کرکے پیش کرے، اس طرح طلبہ میں مختلف شعبہ جات سے متعلق میدانی تحقیق کرنے اور ان کی نئی صورتوں سے متعلق غور وفکر اور بحث وتحقیق کا مزاج پیدا ہوگا، جو مستقبل میں ان شاءاللہ ان کے فقہی ذوق کی ترقی میں معاون ومفید ثابت ہوگا۔

حواشی:

(۱) اگر خود گہرائی سے کتاب کی عبارت کا مطالعہ کیا جائے گا تو بعد میں حاشیہ یا شرح کا دیکھنا بھی آسان ہوجاتا ہے؛ کیونکہ حاشیے میں بیان کردہ بہت سی معلومات وہ ہوں گی جو متن کے مطالعے سے پہلے ہی حل ہوچکی ہوں گی، اسی طرح متن کو خود اہتمام سے دیکھنے کے بعد حاشیہ یا شرح کو دیکھیں گے تو اپنی کمی کا تدارک ہوگا، فہم کی غلطیوں کی اصلاح ہوگی کہ میں نے جو سمجھا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا، اس طرح فہم اور سمجھ میں پختگی آئے گی اور حلِ عبارت کا ملکہ پیدا ہوگا، فہم کی خامیاں دور ہوں گی، عبارت کے جن پہلوؤں کی طرف ذہن نہیں گیا تھا اور اس میدان میں کئی شیر سوئے ہوئے تھے، ان سے واقفیت حاصل ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ: سب سے پہلے اپنا دماغ استعمال کرنا چاہیے، اپنے دماغ کو بالکل استعمال نہ کرنا، اور سارا کا سارا بوجھ کسی شرح یا حاشیہ پر ڈال دینا، یہ بہت بڑی غلطی ہے، البتہ اپنی فہم کو استعمال کرنے کے ساتھ ان شروح وحواشی سے مدد لیتے ہوئے عبارت کو حل کیا جائے۔ جو لوگ کسی اردو شرح پر اکتفا کرلیتے ہیں اور کتاب کی عربی عبارت کو حل کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو ان کی ''فہم'' کو ترقی حاصل نہیں ہوتی، وہ تقریر تو اردو شرح کے مطابق کرلیں گے، لیکن اس کا انطباق ان کے لیے مشکل ہوگا، لہٰذا یہ بات یاد رہنی چاہیے کہ: ''شروح وحواشی دیکھنے کا مرحلہ اپنے دماغ پر زور لگانے کے بعد کا ہے''۔

(۲) ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عبارت پڑھنے کے ساتھ ساتھ تشریح کی جائے، جیسے: ایک جملہ پڑھا اور اس کی تشریح کردی، پھر اگلا جملہ پڑھا اور اس کی تشریح کردی، پھر تیسرا جملہ پڑھا اور اس کی تشریح کردی، یہ طریقہ مناسب نہیں ہے، بلکہ عام طور پر نقصان دہ ہوتا ہے، اس میں کتاب کی عبارت، مفہوم اور اس کے مضامین اس طرح خلط ملط ہوجاتے ہیں کہ طالبِ علم تلویث کا شکار ہوجاتا ہے۔

’’تدریب المعلمین‘‘ کے جامع نصاب کی تیاری

پس منظر اور اہداف ومقاصد

صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی

’’تدریب العلمین‘‘ کے عنوان سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی جانب سے مجالس کا انعقاد ایک انقلابی قدم ہے۔ان شاء اللہ اس کے دُوررَس نتائج حاصل ہوں گے،اب تک جتنے پروگرام اس عنوان سے ہوئے ہیں اساتذہ مدارس نے بے حد سراہا اور ان کی تحسین کی ہے۔اکثر نے ان پروگراموں کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ان پرگراموں کے پس منظر میں جو محنتیں اور کاوشیں ہیں انہیں جاننا بھی ضروری ہے تاکہ قارئین کو ان کا صحیح تناظر معلوم ہوسکے۔

’’تدریب المعلمین‘‘ کے حوالے سے حضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی حفظہ اللہ کی نگرانی میں کام کرنے والی کمیٹی کے معزز اراکین نے جو جامع نصاب پورے ایک سال کی محنت وکاوش سے تیار کیا،مجلس عاملہ واکابرین وفاق المدارس نے اس کی باضابطہ منظوری کے ساتھ اس کی فوری اشاعت کا طے کیا......اور اس حوالے سے اس اہم مواد پر مشتمل ’’ماہنامہ وفاق المدارس‘‘ کے عملہ اِدارت نے چندروز کی انتھک اور مسلسل محنت سے اشاعت کے تمام ضروری مراحل پر کام مکمل کیا......اور الحمدللہ ماہنامہ وفاق المدارس کی ’’تدریب المعلمین‘‘ اشاعتِ خاص بروقت منظر عام پر آ گئی،یہ خاص نمبر اشاعت کے ساتھ ہی ملک کے ہزاروں مدارس وجامعات میں بھی پہنچ چکا ہے،جسے اساتذہ کرام کی جانب سے بھرپور انداز میں سراہا گیا ہے۔

آج جب ملک بھر میں وفاق المدارس کی صوبائی سطح پر "تدریب المعلمین" کے کامیاب اور مفید اجتماعات کا انعقاد ہو رہا ہے تو اس بہترین وتاریخ ساز مجموعہ (اشاعت خاص برائے تدریب المعلمین) سے استفادہ یقیناً ہر مدرس کے لیے آسان ہوگیا ہے۔

ماہنامہ ’’وفاق المدارس‘‘ کی یہ اشاعت خاص یقیناً ایک تاریخ ساز دستاویز ہے......جو قدیم وجدید مدرسین سمیت ہر ایک کے لیے ایک جامع ومفید مواد کی شکل میں موجود ہے۔اس اشاعت خاص کی جہاں ہر ادارہ کو ضرورت

ہے وہیں ہر مدرس و معلم کی رہنمائی کے لیے ایک مفید و موثر ترین قیمتی تحفہ بھی ہے۔ایک سو اٹھائیس (128) صفحات پر مشتمل یہ اشاعت اپنی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر اپنی مثال آپ ہے۔

''تدریب المعلمین'' کی اس اشاعت خاص کے چند جلی عنوانات کے ساتھ اجمالی جائزہ قارئین کے لیے فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ نے جب حضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی حفظہ اللہ اور ان کی کمیٹی کے اراکین کو ذمہ داری سونپی تو انہوں نے پورے ایک سال کی محنت و کاوش کے بعد سب سے پہلے ابتدائی اجلاس میں بنیادی خاکہ کی تیاری کے لیے کام کیا...... پھر دوسرے مرحلے میں اس خاکہ کے بنیادی نکات کو اراکین پر تقسیم کیا گیا...... مفصل اجلاسوں کے لیے کئی کئی روز تک طویل نشستوں کے بعد ضروری مواد کی تیاری کی گئی اور سینکڑوں صفحات لکھے گئے،مزید یہ کہ ملک بھر کے معروف جامعات کو کئی صفحات پر مشتمل مرتب سفارشات ارسال کر کے ان سے آراء و تجاویز طلب کی گئیں، پھر ان سب کی آراء پر بھی تفصیلی غور وخوض ہوا۔

دوسرے مرحلہ میں ذیلی کمیٹیاں قائم کی گئیں اور جملہ ماہر اراکین کو ہر عنوان کی مناسبت سے مواد پر کام کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ پھر کئی گھنٹوں پر مشتمل نشستوں میں ہر ہر نکتہ پر مفصل اظہار خیال کے بعد ان تیار شدہ نکات کو حتمی کیا گیا۔ وہ مواد بھی تقریباً سینکڑوں صفحات کی شکل میں موجود ہے۔اس مواد میں بھی ترمیم و اضافہ کیا جاتا رہا۔اس کے بعد اس اہم ترین کام "تدریب المعلمین" کے بنیادی نصاب کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس کے حتمی مراحل طے کئے گئے۔

''تدریب المعلمین'' کی اشاعت خاص جو ماہنامہ ''وفاق المدارس'' میں کتابی صورت میں الحمدللہ شائع ہو چکا ہے؛اس کے حوالے سے چند ضروری معروضات و نکات:

(1) بنیادی طور پر "تدریب المعلمین" کے پانچ مراحل ہیں۔ ہر مرحلے کے لیے عنوان اور موضوعات کی حتمی ترتیب طے کی گئی۔مجموعی طور پر یہ تربیتی نشستیں پانچ الگ الگ نوعیت اور الگ الگ دورانیہ کی ہوں گی:

(1) صوبائی سطح پر ایک روزہ نشست برائے ناظم تعلیم و صدر مدرس

(2) صوبائی سطح پر دو روزہ نشست برائے منتخب اساتذہ (مربی)

(3) ضلعی سطح پر دو روزہ نشست برائے اساتذہ

(4) مدارس کی سطح پر خصوصی نشست برائے اساتذہ کرام (اگر وفاق المدارس سے ملحق و منسلک مدارس انفرادی طور پر اپنے اساتذہ کی نشست کا اہتمام کرنا چاہیں تو ''تدریب المعلمین'' کے مسؤلین کی مشاورت سے حسب

ترتیب منعقد کی جاسکیں گی)

(5) جدید فضلاء کیلئے صوبائی سطح پر نشست

اس میں نمبر پانچ کی اہمیت تقریباً سب سے زیادہ ہے۔اس حوالے سے جو طریقہ کار طے ہوا ہے وہ یہ ہے کہ سالانہ امتحانات کے بعد صوبائی سطح پر پندرہ روزہ تدریب المعلمین کی نشستیں منعقد کی جائیں۔اس نشست میں شرکت کیلئے درجہ سابعہ کے سالانہ امتحان میں جید جداً کی تقدیر سے کامیابی لازمی ہوگی، جبکہ ممتاز تقدیر والے طلبہ قابل ترجیح ہونگے۔اس نشست کے شرکاء کے لیے وفاق المدارس باقاعدہ رجسٹریشن کرے گا۔نشست میں شریک ''فاضل'' کی دفتر وفاق سے اس کی سہولت کے مطابق تشکیل کی جائے گی۔ایک جماعت کے شرکاء کی تعداد چالیس سے زیادہ نہیں ہوگی۔شرکاء کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں ہر صوبہ میں مزید جماعتیں تشکیل دی جائیں گی تاکہ تدریب کا عمل زیادہ مفید وموثر ہو۔نیز ان نشستوں کیلئے اکابر کے تدریب المعلمین کی اہمیت وافادیت پر بیان، تعلیمی نفسیات اور مدرسین کی صفات وغیرہ سے متعلق ہدایات پر مستقل کلاسیں ہوں گی۔

حتمی نصاب جو اس وقت موجود ہے وہ درجہ اولیٰ سے رابعہ تک ہے۔جس میں تمام کتابوں اور فنون کے مقاصد واہمیت، تعلیم وتعلم، طریقہ تدریس اور مقدار خواندگی بھی سمجھائی جائے گی۔کچھ کتابوں کی عملی تدریس کی مشق بھی شامل ہوگی۔تقریری اور تحریری امتحان لینے کی تربیت کے ساتھ کچھ کتابوں کے سوالنامے بھی بنوائے جائیں گے۔شرکائے کورس کا مستقل امتحان لیا جائے گا اور اس کا اہتمام دفتر وفاق کرے گا۔امتحان کے بعد کامیاب طلبہ کو شرکت کا شہادت نامہ یعنی سند کا اجراء بھی وفاق المدارس کی جانب سے کیا جائے گا۔

(2) ''تدریب المعلمین'' چند ضروری وضاحت:

(1) "تدریب المعلمین" کا یہ پہلا مرحلہ صرف آغاز ہے،اس کے بعد مزید چار مراحل آئیں گے جو درجہ اولیٰ سے رابعہ کے درجات کی تدریس کے حوالے سے ہیں۔

(2) "تدریب المعلمین" میں درس نظامی کا دوسرا حصہ درجہ خامسہ سے عالمیہ سال دوم (دورہ حدیث) کے درجات پر مشتمل ہوگا۔

(3) وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے درس نظامی کے علاوہ عصری درجات معلمین و مدرسین کے لیے بھی کام شروع کیا ہوا ہے۔ان شاءاللہ جلد وہ بھی حتمی صورت میں ہمارے سامنے ہوگا۔

(4) درجہ تحفیظ وتجوید کی تدریسی مہارت کے لیے "تدریب المعلمین" کے نصاب، طریقہ کار، اسلوبِ تدریس کی تیاری کیلئے بھی کمیٹی قائم کردی گئی ہے،اور الحمدللہ اس پر بھی کام تیزی سے جاری ہے۔

(5) مذکورہ تمام درجات میں تدریس کے لیے "تدریب المعلمین" کا مجوزہ اور حتمی نصاب قدیم وجدید مدرسین کے لیے یکساں مفید ہوگا۔ قدیم مدرسین یقیناً تجربہ کار ہیں ان کی رہنمائی کے لیے دو یا تین روزہ نشستیں ضروری مناسب معلوم ہوئیں۔ جبکہ جدید مدرسین کی تربیت کی ضرورت زیادہ اہمیت کی حامل ہے، اس لیے ان نشستوں کا دورانیہ پندرہ روز پر مشتمل ہوگا، جس میں بارہ روز صبح سے شام کے اوقات میں مختلف طے شدہ اہم وضروری عناوین پر مفصل محاضرات یعنی لیکچرز ہوں گے، جبکہ آخری تین روز میں عملی مشق اور امتحان کا نظم بھی وفاق المدارس کے تحت ہوگا۔ کامیاب ہونے والے مدرسین کو وفاق المدارس کی جانب سے شہادت نامہ یعنی سند بھی جاری کی جائے گی۔

ہمارے محترم مولانا محمد احمد حافظ سلمہ اللہ نے گزشتہ دنوں "تدریب المعلمین" کی اشاعت خاص کے حوالے سے ایک مختصر مگر جامع تعارفی نکات لکھے تھے۔ راقم اس تحریر کے دو اقتباس چند لفظی ترامیم کے ساتھ یہاں نقل کر رہا ہے:

''اس اشاعت خاص میں جہاں اہداف ومقاصدِ تعلیم وتعلم اور معلمین ومدرسینِ درس نظامی کی تربیت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے وہیں ''تدریب المعلمین'' کا مکمل لائحہ عمل بھی فراہم کیا گیا ہے۔ جس کا الحمدللہ شاندار آغاز ہو چکا ہے۔''

(صوبہ بلوچستان، آزاد کشمیر، اسلام آباد اور غربی پنجاب کے تقریباً دس اضلاع کے نظمائے مدارس ومنتخب مدرسین کے لیے پہلے مرحلے کی دو روزہ نشستیں مکمل ہوگئی ہیں، جبکہ (صوبہ سندھ) کراچی کے مدارس وجامعات کی نشستیں بھی 13 / 14 جون 2023ء کو جامعہ دارالعلوم کراچی اور جامعہ فاروقیہ فیز ٹو کراچی میں ہوگئی ہیں۔ جبکہ جنوبی پنجاب کی نشست جامعہ فاروقیہ شجاع آباد میں اور پشاور شہر وخیبر کے مدارس وجامعات کے مدرسین کی نشستوں کا مرحلہ بھی 17 / 18 جون 2023ء کو مکمل ہو چکا ہے...... جبکہ اندرون سندھ میں سکھر اور حیدر آباد کی نشستیں بھی جلد منعقد ہونے والی ہیں...... اسی طرح لاہور اور صوبہ کے پی کے کی دیگر علاقوں کی نشستوں کی تاریخوں کے حوالے سے مشاورت جاری ہے، یوں اس تاریخ ساز تدریب المعلمین کا ملک بھر میں پہلا مرحلہ مکمل ہو جائے گا۔ پھر اس کے دوسرے اہم مرحلہ کا آغاز ان شاء اللہ سالانہ امتحانات کے بعد نئے فضلاء کے لیے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق پندرہ روزہ پروگرام بھی ہوگا۔ وفاق المدارس کی اس تاریخ ساز کاوش کا ملک بھر کے علماء کو شدت سے انتظار ہے۔ جس کے یقیناً تعلیمی وتربیتی، اخلاقی وانتظامی طور پر مستقبل میں دُوررَس مفید اثرات مرتب ہوں گے)

مولانا محمد احمد حافظ آگے لکھتے ہیں......

''تدریب المعلمین'' کے پہلے جامع نصاب کی اشاعت ہو چکی ہے، اس میں جن اہداف ونکات اور ہدایات کو

واضح کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆اصولی آداب تدریس

☆استاذ میں مطلوب صفات

☆اساتذہ کا طلبہ کے ساتھ رویہ وسلوک

☆اساتذہ کی بعض عمومی کوتاہیاں

ان تمام موضوعات کا تعلق استاذ کی انفرادی واجتماعی شخصیت سے ہے؛ جن کا تدریسی عمل اور مخاطب طلبہ پر گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔تدریس کے حوالے سے فنی اور تکنیکی نوعیت کی سفارشات کا الگ باب ہے جس کی نوعیت حسب ذیل ہے:

☆ابتدائی چار درجات جو درس نظامی میں بنیادی نوعیت کے ہوتے ہیں۔۔۔اولی،ثانیہ،ثالثہ اور رابعہ؛ کی تمام کتب کی معیاری تدریس کے لیے سفارشات پیش کی گئی ہیں۔اس باب میں حتی الامکان مثالوں کے ذریعے تدریسی اہداف کو واضح کیا گیا ہے۔یہ محض اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے،اس خاص اشاعت کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ اس کے مکمل مطالعے سے ہی ہو سکے گا۔اس مجموعے کی تیاری استاذ الحدیث حضرت مولانا امداد اللہ یوسف زئی مدظلہم ناظم وفاق صوبہ سندھ کی زیرنگرانی ہوئی۔صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے اس مجموعے کا بالاستیعاب مطالعہ فرمایا اور اسے بجا طور پر سراہا۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ نے ماہ شوال کے اجلاس میں اس مجموعے کی توثیق کرتے ہوئے اسے جلد شائع کرنے کی رائے دی۔الحمدللہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی یہ کاوش ایسی ہے کہ کوئی بھی استاذ اور مدرس اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔''

آخر میں ماہنامہ "وفاق المدارس" کے خاص نمبر کی مختصر وقت میں شاندار اشاعت پر رفقاءِ ادارت لائق صد مبارکباد ہیں۔اور امید ہے کہ ان شاء اللہ آگے "تدریب المعلمین" کے دیگر نصاب سمیت اہم انتظامی حوالہ سے تیار مواد کی اشاعت کا اہتمام بھی جلد کیا جائے گا۔جو ہزاروں مدارس وجامعات کے بنیادی انتظامی حوالہ سے انتہائی مفید مواد ہے۔اللہ تعالی تمام احباب و رفقاء کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے،اور ہم سب کیلئے اس کو اس نافع وخیر کا ذریعہ بنائے اور نجات آخرت کا توشہ بنادے......آمین۔

☆......☆......☆

تدریب المعلمین کا کامیاب انعقاد

کراچی میں منعقد ہونے والی نشستوں کی کارگزاری

صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی

گزشتہ ماہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام ملک کے دیگر شہروں کی طرح کراچی میں بھی دوروزہ "تدریب المعلمین" کا شاندارا ور مثالی انعقاد ہوا۔ جامعہ دارالعلوم کراچی اور جامعہ فاروقیہ فیز ٹو میں کراچی کے اضلاع کی تقسیم کی گئی تھی۔ اضلاع کے اعتبار سے جامعہ دارالعلوم کراچی میں ضلع شرقی کے ایک سو چالیس (140) مدرسین، ضلع وسطی کے ایک سو بیس (120) مدرسین، ضلع ملیر کے ایک سو سترہ (117) مدرسین، ضلع کورنگی کے ایک سو پانچ (105) اور ضلع جنوبی کے مختص علاقے کے پچاس (50) مدرسین ونظمائے مدارس نے شرکت کی۔ اس طرح جامعہ دارالعلوم کراچی میں اس دوروزہ تربیتی نشست میں مجموعی طور پر پانچ سو باسٹھ (562) دینی مدارس کے نظماء اور مدرسین (جو درجہ رابعہ تک تدریس کررہے ہیں) شریک ہوئے۔

دونوں پروگراموں میں صدر وفاق المدارس العربیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ، ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، نائب صدر مولانا عبیداللہ خالد، صوبائی ناظم ونگران تدریب المعلمین مولانا امداداللہ یوسف زئی، رکن مجلس عاملہ مولانا عبدالستار، مولانا قاری حق نواز، مولانا عبدالرزاق زاہد، مولانا راحت علی ہاشمی، مفتی انس عادل سمیت دیگر ذمہ داران ومسؤلین نے خصوصی شرکت کی۔ جبکہ مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد عادل، مولانا عمران عیسیٰ، مولانا عبداللطیف طالقانی، مولانا عبدالرزاق زاہد، مولانا عبدالستار، مولانا نورالبشر، مولانا حسین قاسم، مولانا شرف الدین، مولانا یونس قاسمی، مولانا محمود تیونسی اور مولانا احمد بشیر نے اپنے اپنے موضوع اور فنون پر مفصل لیکچرز دیئے۔

جامعہ دارالعلوم کراچی میں طے شدہ شیڈول اور نظام الاوقات کے مطابق الحمدللہ دس بجے تلاوت کلام اللہ سے باقاعدہ آغاز ہوا۔ حمد ونعت کے بعد تمہیدی گفتگو جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور مدظلہ العالی نے کرنی تھی، لیکن عذر اور بیماری کی وجہ سے ان کی جگہ پر تدریب المعلمین کے نگران، وفاق المدارس

العربیہ سندھ کے ناظم ورکن عاملہ استاذ العلماء حضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی حفظہ اللہ (استاذِ حدیث و ناظم تعلیمات جامعہ بنوری ٹاؤن) نے ''تدریب المعلمین'' کا تعارفی خاکہ پیش کیا اور اس کے "مثبت اثرات ونتائج" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

دوسرا بیان مولانا عمران عیسیٰ مدظلہ (استاد جامعہ بنوری ٹاؤن) نے "آپ تفسیر کیسے پڑھائیں" کے موضوع پر کیا۔ تیسرا بیان عالم اسلام کی عبقری علمی و روحانی شخصیت، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ نے انتہائی موثر ومفید اور جامع اسلوب سے اظہار خیال فرمایا۔ صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے اپنے کلیدی خطاب میں تدریب المعلمین کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے اس کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا، انہوں نے کہا کہ علم کے حصول کی کوئی عمر نہیں، طالبعلمانہ زندگی میں کم عمری کی وجہ سے سنجیدگی اس درجہ پر نہیں ہوتی جس پر عملی طور ایک مدرس ہوتا ہے، اور اصل استفادہ دور تدریس سے ہی شروع ہوتا ہے، انہوں نے تدریب المعلمین کے نصاب کی تیاری اور عملاً آغاز پر مولانا امداداللہ یوسف زئی اور کمیٹی کے دیگر اراکین کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں یہ جامع نصاب دُوررَس نتائج کا حامل ہوگا، انہوں نے تمام علماء و مدرسین کو ماہنامہ ''وفاق المدارس'' کی خصوصی اشاعت میں ''تدریب المعلمین'' کے نصاب سے استفادہ کی ترغیب بھی دی اور انتہائی کم وقت میں اس اہم نصاب کی اشاعت پر وفاق المدارس کے شعبہ نشر واشاعت کے ذمہ داران کی کارکردگی کو بھی سراہا۔

دوسری نشست بعد نماز ظہر منعقد ہوئی جس میں اس کا دن کی نشست کا چوتھا بیان مولانا محمد عادل مدظلہ نے ''فن صرف کیسے پڑھائیں'' کے موضوع پر کیا۔ پانچواں بیان وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے رکن حضرت مولانا عبدالستار دامت برکاتہم (مہتمم جامعہ بیت السلام) کا ''کامیاب مدرس کی صفات'' کے موضوع پر ہوا۔

پہلے دن کی نشست کا آخری بیان قائد وفاق، ترجمان مدارس دینیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کا ہوا، آپ نے وفاق المدارس کی خدمات اور اکابر وفاق کی قربانیوں کے ثمرات واثرات پر مفصل روشنی ڈالی، جس میں علامہ شمس الحق افغانی، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، علامہ سید محمد یوسف بنوری، مفکر اسلام حضرت مفتی محمود، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی، حضرت شیخ سلیم اللہ خان، حضرت مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید، حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہم اللہ سمیت دیگر مشاہیر امت کی گرانقدر خدمات کی روشنی میں وفاق المدارس کی زریں تاریخ کو اپنے مخصوص اور عام فہم انداز میں اجاگر کیا۔ مدرسین کی تربیتی ورکشاپس میں ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری نے بھی خصوصی شرکت کرتے ہوئے اپنے بیان میں وفاق المدارس کی

تاریخی خدمات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہزاروں مدارس کا یہ مضبوط و فعال نیٹ ورک مدارس کے ذمہ داران اور منتظمین کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، انہوں نے کہا کہ ایک استاد کی اعلیٰ تعلیمی و تربیتی صفات اور خوبیاں ہی مستقبل کے معماروں کی بہترین تربیت کی اصل ہیں، انہوں نے کہا کہ آن لائن تعلیم کے وہ اثرات اور افادیت نہیں جو استاذ کے سامنے ادب واحترام سے بیٹھ کر پڑھنے اور سیکھنے میں ہے، استاذ تعلیم کے ساتھ تربیت کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے، اور مربی کا عمل طلبہ کیلئے مثالی حیثیت رکھتا ہے، تعلیم کے ساتھ تربیت کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاق المدارس کے ذمہ داران اور اراکین عاملہ نے آن لائن تعلیم کو اتفاق رائے سے رد کیا ہے، کیونکہ تعلیم کے ساتھ تربیت کے جو بنیادی مقصد کا حصول ہے وہ ممکن نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو لوگ آن لائن تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں ہم ان کو منع نہیں کرتے لیکن وفاق المدارس اسے اپنے نظام کا حصہ نہیں بنائے گا۔ ''تدریب المعلمین'' کی افادیت واہمیت اور ملک بھر میں اس حوالہ سے نشستوں کے انعقاد کو ناظم اعلیٰ وفاق المدارس نے تاریخ ساز قرار دیتے ہوئے اس کے نصاب کی تیاری میں جن اراکین نے کلیدی کردار ادا کیا اور جن اداروں نے ان نشستوں کا اہتمام کیا ان سب کو خراج تحسین بھی پیش کیا۔

جامعہ دارالعلوم کراچی میں تدریب المعلمین کے دوسرے روز استاذ العلماء حضرت مولانا عزیز الرحمٰن حفظہ اللہ (بزرگ استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی) نے ''طلبہ کی اخلاقی تربیت'' کے عنوان سے جامع گفتگو کی۔ دوسرا بیان ''علم الفقہ اور اصول مطالعہ'' کے عنوان پر محقق علمی شخصیت مولانا نور البشر مدظلہ (مہتمم وشیخ الحدیث معہد عثمان بن عفان لانڈھی وسابق استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی) نے کیا۔ دوسرے روز کا تیسرا بیان ''عربی ادب'' کے عنوان پر مولانا حسین قاسم مدظلہ (استاد جامعہ دارالعلوم کراچی) نے کیا۔ چوتھا بیان جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاد مولانا احمد شیر مدظلہ نے ''علم المنطق'' کے موضوع پر کیا، جبکہ دوسرے روز کا آخری بیان ''عربی لغت'' کے عنوان پر مولانا محمود تیونسی مدظلہ نے کیا۔ اس طرح دو روزہ تدریب المعلمین میں مجموعی طور پر بارہ مفید ومنتخب موضوعات پر بیانات ہوئے۔

جامعہ فاروقیہ فیز ٹو حب ریور روڈ:

تدریب المعلمین کا دوسرا پروگرام جامعہ فاروقیہ فیز ٹو کراچی میں ہوا۔ جس میں کراچی ضلع غربی کے تمام مدارس و جامعات کے دوسو چالیس (240) مدرسین، ضلع ملیر گڈاپ کے نوے (90) جنوبی وکیماڑی کے مختص مدارس کے ستر (70) مدرسین اور حب چوکی کے مدارس سے تیس (30) نظماء و مدرسین شریک ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر یہاں چارسوتیس (430) نظمائے تعلیم اور درجہ رابعہ تک تدریس کرنے والے مدرسین شریک ہوئے۔

اس نشست کا آغاز بھی تلاوت کلام اللہ سے ہوا، اس کے بعد ''تدریب المعلمین'' کی افادیت واہمیت اور

ضرورت پر تمہیدی گفتگو عالم باعمل حضرت مولانا قاری حق نواز حفظہ اللہ (مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ صفہ) نے کی۔دوسرا بیان علم النحو کے موضوع پر استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالرزاق زاہد مدظلہ (استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی) نے کیا۔تیسرا بیان قائد وفاق، ترجمان مدارس دینیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کا ''وفاق المدارس کی اہمیت، نظم وانصرام، خدمات، اہداف اور تدریب المعلمین کی افادیت'' کے اہم موضوع پر مفصل اظہار خیال کیا۔آپ نے جہاں دیگر اکابر وفاق المدارس کے مبارک تذکرے سے مجلس کو بارونق ومنور کیا وہیں للکارحق، عظیم والد کے عظیم فرزند، احقاق حق وابطال باطل کے علمبردار حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان شہید رحمہ اللہ کا بطور خاص ذکر کیا۔چوتھا بیان محقق عالم دین حضرت مولانا نورالبشر مدظلہ العالی (مہتمم وشیخ الحدیث معہد عثمان بن عفان وسابق مشرف تخصص فی الحدیث واستاذِ حدیث جامعہ فاروقیہ) کا ''علم الفقہ'' کے اہم موضوع پر ہوا۔پانچواں بیان بزرگ وقدیم مدرس حضرت مولانا شرف الدین مدظلہ (استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن) کا ''علم المنطق'' کے موضوع پر ہوا۔۔پہلے روز کی نشست کا آخری اور چھٹا بیان عربی ادب کے مایہ ناز کے استاد وماہر ادیب استاذ العلماء حضرت مولانا عبداللطیف طالقانی مدظلہ کا ''ادب عربی'' کے اہم موضوع پر ہوا۔

جامعہ فاروقیہ میں دوسرے روز کی نشست میں وفاق المدارس کے نائب صدر حضرت مولانا عبیداللہ خالد مدظلہ، ناظم سندھ وفاق المدارس حضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی حفظہ اللہ کے تدریب المعلمین کی اہمیت وافادیت پر جامع بیانات ہوئے، جبکہ کلیدی خطاب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کا ہوا۔جس میں حضرت نے انتہائی جامع اسلوب میں تدریب المعلمین کے مستقبل پر اثرات اور افادیت پر گفتگو فرمائی، نیز کامیاب نشستوں کے انعقاد پر تدریب المعلمین کمیٹی کے جملہ اراکین اور جن مدارس و جامعات نے اس کا اہتمام کیا ان کو خراج تحسین پیش کیا۔دوسرے روز کا چوتھا بیان حضرت مولانا عبدالستار مدظلہ (مہتمم جامعہ بیت السلام ورکن مرکزی مجلس عاملہ وفاق المدارس) نے ''کامیاب مدرس کی صفات'' کے موضوع پر کیا۔پانچواں بیان مولانا عمران عیسیٰ مدظلہ (استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن) نے ''علم التفسیر'' کے اہم عنوان پر کیا۔جبکہ دوسرے روز کی نشست کا آخری بیان مولانا محمد عادل مدظلہ (استاد جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) نے ''علم الصرف'' کے اہم موضوع پر کیا۔اس طرح جامعہ فاروقیہ فیز ٹو میں دوروزہ تدریب المعلمین میں مجموعی طور پر بارہ الگ الگ عنوان اور موضوعات پر ہوئے۔الحمدللہ دونوں جگہوں پر مجموعی طور پر نوسو بیانوے (992) علماء شریک ہوئے۔

تدریب المعلمین کے ان کامیاب ترین نشستوں کے انعقاد میں نگران تدریب وناظم وفاق المدارس سندھ استاذ العلماء حضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی حفظہ اللہ کی جہاں مثالی خدمات مسلم ہیں وہیں کراچی کے مسؤلین و

منتظمین حضرت مولانا قاری حق نواز، مفتی اکرام الرحمٰن، مولانا عبید الرحمٰن چترالی، مولانا منظور احمد، مولانا قاسم عبداللہ، مفتی محمد زکریا، مولانا اظہار الحق، مولانا عبد الجلیل سمیت میڈیا سینٹر وفاق المدارس کے اراکین کی قابل قدر کاوشیں و محنتیں بھی شامل ہیں۔

اسی طرح دونوں عظیم مراکز علم و دانش سے تعلق رکھنے والے حضرت مولانا زبیر اشرف عثمانی، مولانا ڈاکٹر عمران اشرف عثمانی، حضرت مولانا راحت علی ہاشمی مدظلہم اور ان کے دیگر رفقائے دار العلوم کراچی اور حضرت مولانا مفتی انس عادل و مفتی عمیر عادل، مفتی عمر فاروق سلمہم اللہ سمیت ان کے دیگر اساتذہ و رفقاء کے بہترین انتظامات اور شاندار و مثالی میزبانی لائق صد تحسین اور قابل تقلید ہے۔

صدر و ناظم اعلیٰ وفاق المدارس سمیت دیگر تمام بیانات ریکارڈ اور محفوظ ہیں۔ جو ان شاء اللہ جلد تحریری شکل میں بھی مرتب کر کے میڈیا سینٹر وفاق المدارس کی جانب سے جاری کئے جائیں گے تا کہ درس و تدریس اور نظم و انصرام کے شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کیلئے ایک مفید و معلوماتی مواد کی شکل میں موجود ہو۔

اللہ تعالیٰ تمام قائدین وفاق المدارس اور رفقاء و احباب کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے، اور ان نشستوں کو امت کیلئے نافع و خیر کا ذریعہ بنائیں......آمین!۔

استاذ کی دو اہم خوبیاں

ایک مدرس میں یہ صفت انتہائی ضروری ہے کہ وہ بے غرض انسان ہو' تعلیم دینے میں اس کے مدنظر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہو' دل میں شہرت' دولت وغیرہ کی خواہش نہ ہو اور خوب دل جمعی کے ساتھ طلبہ کو تعلیم دے' طلبا کو ٹرخانے کی کوشش نہ کرے۔ استاد میں یہ خوبی بھی ضروری ہے کہ اگر درس میں کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے اور اپنی غلط بات سے رجوع کرے' اس طرح کرنے سے طلبہ کو اپنے استاذ پر اعتماد رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے استاذ سے جو کچھ سنتا ہوں صحیح اور درست سنتا ہوں اور اگر اپنی غلط بات سے باوجود مطلع ہونے کے رجوع نہ کیا گیا تو ایک تو گناہ کا ارتکاب ہوگا اور دوسرا جب طالب علم کو استاذ کی غلطی کا پتہ چلے گا تو اس کے دل میں استاد کے خلاف نفرت پیدا ہوگی۔ تیسرا چونکہ استاد کا اپنے شاگرد پر اثر ہوتا ہے تو اس ہٹ دھرمی کا اثر اس کے شاگرد پر ہوگا اور استاد من سنّ سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها (الحدیث) کا مصداق ہوگا۔ چہارم اور اس طرح کرنے سے شاگردوں کے حقوق کی بھی حق تلفی ہوگی۔

(شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہم)

تدریب المعلمین... ایک مفید اور مبارک سلسلہ

مولانا عبدالقدوس محمدی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اکابر کی طرف سے ''تدریب المعلمین'' کا مبارک سلسلہ وقت کا اہم ترین تقاضا اور دیر آید درست آید کا مصداق ہے۔ مدرسہ دراصل استاد اور شاگرد کا نام ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ استاذ ایک ایسا کردار ہے جس کی بنیاد پر مدارس اور تعلیم کا پورا نظام کھڑا ہوتا ہے۔ اگر استاذ کی تربیت نہیں...... استاذ میں اہلیت نہیں...... استاذ کا کردار و عمل نہیں...... استاذ کو پڑھانے اور سکھانے کا ملکہ نہیں...... استاذ قلبی اور معاشی طور پر مطمئن نہیں...... استاذ کے دل میں اپنے طلبہ اور شاگردوں کے لیے خلوص، محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات نہیں تو جتنی بڑی عمارتیں بنالی جائیں...... جتنے وسائل اکھٹے کر لیے جائیں...... جو نظام تشکیل دے دیا جائے سب لا حاصل ہے۔ اس لیے سب سے بنیادی اور مرکزی اکائی استاذ ہے۔ اس کی تربیت اور اس پر توجہ کی ضرورت ہے۔ الحمدللہ اکابر وفاق المدارس نے اس اہم ترین کام کے لیے ملک کی موقر دینی درس گاہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے باصلاحیت، جہاں دیدہ اور محنتی ناظم تعلیمات اور وفاق المدارس صوبہ سندھ کے ناظم مولانا امداد اللہ صاحب کا انتخاب کیا۔ مولانا امداد اللہ صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔

وفاق المدارس کی ذمہ داریاں، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن جیسے ادارے کا حسن انتظام، کاٹلنگ مردان کا عظیم ادارہ ہو یا سیاسی سرگرمیاں...... مولانا امداد اللہ صاحب ہر معاملے میں پیش پیش نظر آتے ہیں...... ''تدریب المعلمین'' کا کام سپرد ہونے کے بعد مولانا امداد اللہ صاحب نے اپنے روایتی انداز سے ٹیم بنائی، کام تقسیم کیا، مواد تیار کیا، حکمت عملی تشکیل دی، اکابر کی خدمت میں مسلسل کارگزاری پیش کرتے رہے اور بالآخر الحمدللہ تدریب المعلمین کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مولانا امداد اللہ صاحب بنفس نفیس ملک بھر کی تدریب المعلمین کی نشستوں میں شریک ہوئے۔ اسلام آباد میں وفاقی دارالحکومت اور پنجاب کے مختلف اضلاع کے دینی مدارس کے اساتذہ کرام کے لیے تربیتی نشست کا اہتمام حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب کی نگرانی و سرپرستی میں ہوا۔ حضرت قاضی صاحب ایک تحریک اور ادارہ کا نام

ہے......جس کام کا بیڑہ اٹھاتے ہیں اس میں کمال پیدا کر دیتے ہیں.....صرف خود ہی نہیں بلکہ اپنے گرد و پیش کے سب احباب کو ایسا فکر مند اور متحرک کرتے ہیں کہ لگتا ہے سب لوگ سب کام چھوڑ کر بس صرف اسی ایک کام میں جت گئے ہیں......''تدریب المعلمین'' کے معاملے میں بھی حضرت قاضی صاحب نے اسلام آباد راولپنڈی کے سرکردہ حضرات کو جمع کیا......مشاورت ہوئی اور اس عظیم کام کی میزبانی کا اعزاز حضرت مولانا مفتی عبدالسلام کے حصے میں آیا۔ مفتی عبدالسلام صاحب اسلام آباد کے غربی علاقے میں وفاق المدارس کے مسئول اور انتہائی مختصر وقت میں جامعہ دارالہدیٰ کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد رکھ کر اسے ملک کے صف اول کے مدارس میں شامل کروانے میں کامیاب ہوئے۔ مفتی صاحب کو اللہ رب العزت نے ہمت و حوصلہ بھی دیا اور دل بھی دیا.....کام کرنے کا سلیقہ اور خرچ کرنے کا ڈھنگ جانتے ہیں......''تدریب المعلمین'' کے دو دن حضرت مفتی صاحب اور ان کے رفقاء نے جس سلیقہ مندی، فیاضی، حسن انتظام اور خلوص سے کام کیا اسے دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔

ہم اسلام آباد والے اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہمارے یہاں حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب جیسا قائد......حضرت مولانا ظہور احمد علوی صاحب جیسا مدبر......حضرت مولانا نذیر فاروقی صاحب جیسی مہربان ہستی...... حضرت مولانا عبد الغفار صاحب جیسی منتظم شخصیت......مولانا عبدالکریم صاحب جیسا درویش انسان......حضرت مولانا مفتی اویس عزیز صاحب جیسا فعال نوجوان......حضرت مولانا مفتی عبدالسلام صاحب جیسا باہمت انسان موجود ہے......اور اسلام آباد کی دینی قیادت ان حضرات کے ہاتھ میں ہے۔تدریب المعلمین کی کامیاب نشست بھی انہی حضرات کی کاوشوں کی مرہون منت ہے۔

تدریب المعلمین کی نشست میں افتتاحی کلمات حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب نے ارشاد فرمائے، حضرت قاضی صاحب نے اکابر وفاق کی منشاء و مراد......اس پروگرام کی غرض و غایت اور اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی اور اپنے مخصوص اور شگفتہ انداز میں بہت اہم موضوعات کو مختصر وقت میں سمیٹا......کراچی سے خصوصی طور پر تشریف لانے والے مولانا امداد اللہ صاحب نے چونکہ تدریب المعلمین کے موضوع پر خصوصی محنت کر رکھی ہے اس لیے انہوں نے اپنے خصوصی خطاب میں تدریب المعلمین کے حوالے سے اکابر وفاق کا جو منصوبہ اور حکمت عملی ہے اور اس کے بارے میں جو اصولی اور بنیادی باتیں ہیں ان پر روشنی ڈالی۔ حضرت مولانا امداد اللہ صاحب کی گفتگو میں طلبہ اور کلاس کی نفسیات, تعلیم و تربیت، ظاہری وضع قطع کو سنت کے مطابق ڈھالنے سمیت ایک مؤثر اور کامیاب استاد کے جملہ اوصاف پر سیر حاصل گفتگو کی۔ حضرت مولانا کی گفتگو کو تمام شرکاء نے بہت پسند کیا۔

پروگرام کے دوران خصوصی موضوعات پر گفتگو کا سلسلہ بڑا مفید رہا۔ معروف محقق اور علمی شخصیت شیخ الحدیث

حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ترجمہ وتفسیر پڑھانے کے حوالے سے رہنمائی فرمائی۔آپ نے تفسیر قرآن کریم، ترجمہ، درس قرآن، فہم قرآن کے مختلف اسالیب بیان کیے۔تلامذہ اور سامعین وحاضرین کے حساب سے سبق کی تیاری اور سبق پڑھانے کی ترتیب واضح کی۔درجہ ثانیہ ثالثہ رابعہ میں مرحلہ وار کیسے پڑھانا چاہیے اور کتنا پڑھانا چاہیے؟......اس اہم ترین موضوع کو بڑے مرتب انداز سے پیش کیا۔

جامعہ فریدیہ، جامعہ اسلامیہ سوہان اور جامعہ دارالہدیٰ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب جو صرف ونحو سے لے کر بخاری شریف تک تقریبا تمام علوم وفنون کی کتب پڑھا چکے، آپ نے بڑی بے تکلفی سے جدید اور نوجوان مدرسین کو تدریس کے گر سکھائے اور اپنے معمولات اور اپنے اساتذہ کرام کی جانب سے بتائی گئی باتوں کے بارے میں رہنمائی مہیا کی۔آپ کی گفتگو کا خاص موضوع علم الصرف کی تدریس تھا۔حضرت مفتی امین صاحب نے چونکہ اپنی تدریسی زندگی کا آغاز جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی ملیر شاخ سے صرف ونحو کی تدریس سے کیا تھا اس لیے اس حوالے سے حاضرین کی رہنمائی کی۔

حضرت مولانا امداداللہ صاحب کے ساتھ کراچی سے تشریف لائے ہوئے جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ محترم مولانا عادل صاحب نے صرف ونحو کی تدریس کے موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے تدریس کے ساتھ اجراء اور تسہیل کی ضرورت پر زور دیا اور جامعہ بنوری ٹاؤن کی طرف سے صرف ونحو کے اجراء کے لیے تیاری کی گئی کتب کا تعارف کروایا اور بتایا کہ ابتدائی مدرسین کو اگر اس معاملے میں مشکل ہو کہ اجراء کہاں سے اور کیسے کرنا ہے؟ تو وہ ان کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

نحو کی تدریس کے موضوع پر جامعہ عبداللہ بن مسعود پنیاں کے استاد محترم مولانا رحمت اللہ صاحب نے بڑے سادہ اور مختصر انداز میں عبداللہ بن مسعود اور اپنے اساتذہ کے تدریس اور اجراء کے منہج کو بیان کیا۔

اتالیق ٹریننگز کے سربراہ معروف ٹریز شیخ جہانگیر محمود صاحب جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دلنشین طریقہ تدریس پر کتاب بھی لکھی ہے انہوں نے سیرت طیبہ کی روشنی میں تدریس اور مدرسین کے اوصاف وکمالات پر بڑے دلنشیں انداز سے روشنی ڈالی۔شیخ جہانگیر محمود صاحب عرصے سے تدریب المعلمین کے حوالے سے خدمات سر انجام دے رہے ہیں اور ان کا شروع کردہ پروگرام ینگ علماء لیڈر شپ پروگرام جس کی میزبانی کی سعادت ہمیں محمدی مسجد شہزاد ٹاؤن اسلام آباد میں حاصل ہوتی ہے اس میں شریک ہونے والے جدید فضلاء کو بہت فائدہ ہوتا ہے، تدریب المعلمین کے اس پروگرام میں بھی نوجوان علماء نے شیخ جہانگیر محمود صاحب سے خوب استفادہ کیا۔

وفاق المدارس راولپنڈی کے مسئول حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب ایک علمی اور باغ وبہار شخصیت کے

مالک ہیں۔آپ نے عربی انشاء کی تدریس اور خاص طور پر عربی اور اردو اور علمی اصطلاحات میں روزمرہ کی اغلاط کے حوالے سے بہت ہی مفید گفتگو کی۔حضرت مفتی عبدالرحمٰن صاحب کی گفتگو سے تمام حاضرین کو بہت فائدہ ہوا

فقہ کی تدریس کے حوالے سے جامعہ محمدیہ اسلام کے مدرس اور اسلامی نظریاتی کونسل کے اسکالر مفتی غلام ماجد صاحب نے بڑی جامع مرتب اور مفید پریزنٹیشن تیار کر رکھی تھی انہوں نے ملٹی میڈیا کے ذریعہ علم فقہ کی تدریس کے حوالے سے رہنمائی مہیا کی۔

استاذ العلماء حضرت مولانا مولانا عبدالغفار صاحب نے اصول فقہ کی تدریس کے حوالے سے اپنے تجربات بیان کیے۔حضرت مولانا عبدالغفار صاحب کئی عشروں سے تدریسی، انتظامی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں-آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے۔آپ جس موضوع اور جس فن کی کتاب کی تدریس کرتے ہیں اس میں کمال کرتے ہیں خاص طور پر اصول فقہ آپ کی خصوصی دلچسپی اور مہارت کا موضوع ہے-جس سال حضرت استاذ جی دامت برکاتہم العالیہ نے پہلی دفعہ اصول الشاشی پڑھائی خوش قسمتی سے راقم الحروف اس کلاس کا حصہ تھا آپ کے سبق کو لفظ لفظ لکھنے اور پھر حضرت استاذ جی سے تصحیح اور نظر ثانی کا اہتمام کرنے کا موقع ملا۔ بعدازاں مولانا فضل علی صاحب آف صوابی نے بھی اس پر کام کیا اور وہ درسی تقریر ''صفوۃ الحواشی'' کے نام سے اصول الشاشی کی شرح کے طور پر شائع کی گئی-صفوۃ الحواشی اصول فقہ کے فن کے حوالے سے ایک وقیع اضافہ ہے۔حضرت استاد جی دامت برکاتہم العالیہ سبق کی طرح تدریب المعلمین کی نشست میں اپنا محاضرہ مکمل طور پر تیار کر کے لائے تھے-بہت جامع اور وقیع گفتگو فرمائی۔

حضرت مولانا فاروق کشمیری صاحب نے علم منطق کی تدریس کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی-حضرت مولانا ظہور احمد علوی نے اپنی خصوصی گفتگو سے پروگرام میں شریک حاضرین کو تدریس کی اہمیت اور فضیلت اور اس کے مقام ومرتبہ سے آگاہ فرمایا۔

اسلام آباد میں منعقدہ تدریب المعلمین پروگرام کی سب سے امتیازی خصوصیت حضرت صدر وفاق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت ناظم اعلی مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب کا ٹیلی فونک خطاب تھا۔حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ نے پروگرام میں تشریف لانے والے اور پروگرام کا انعقاد واہتمام کرنے والوں کے لیے والوں حوصلہ افزائی اور تحسین کے کلمات ارشاد فرمائے، تدریب المعلمین کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے اس سلسلے کے آغاز کے دوررس اثرات مرتب ہونے کی توقعات کا اظہار کیا۔حضرت دامت برکاتہم العالیہ نے اساتذہ کرام کو ان کے فرائض

منصبی کو محنت، خلوص اور اہتمام سے سرانجام دینے کی ترغیب دی۔ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے اپنی گفتگو میں تدریس کے حوالے سے چند ایسی بنیادی باتیں اور اصول ذکر فرمائے جو ہر ہر مدرس کے پیش نظر رہنا ازحد ضروری ہے۔ عموماً بعض جگہوں پر جو معیار تعلیم کی کمزوری یا کسی قسم کی خرابی نظر آتی ہے وہ دراصل ان اصولوں اور ان بنیادوں سے انحراف کا نتیجہ ہوتا ہے جو حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے ذکر فرمائے۔ وفاق المدارس کے متحرک اور باصلاحیت ناظم اعلی کو گھر اور بچپن سے لے کر آج تک اکابر علماء کرام کو قریب سے دیکھنے، سننے اور ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اس لیے آپ کی گفتگو میں اکابر سے سیکھے گئے وہ اصول بڑی خوبصورتی سے پرو دیئے گئے۔ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے جن تدریسی اصولوں اور انتظامی بنیادوں کا تذکرہ کیا ان میں سے بیشتر کو آپ نے حال ہی میں منظر عام پر آنے والی اپنی کتاب میں بھی یکجا کر دیا ہے۔

اس لیے حضرت مولانا حنیف جالندھری صاحب کی کتاب کے ساتھ ماہنامہ ''وفاق المدارس'' کا ''تدریب المعلمین'' کا نمبر ہر استاد اور طالب علم کو بالاستیعاب مطالعہ کرنا چاہیے-

جامعہ دارالہدیٰ میں انعقاد پذیر ''تدریب المعلمین'' کے اس دو روزہ پروگرام میں اٹک، حضرو، چکوال، جہلم، منڈی بہاء الدین، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے مسئولین حضرت مولانا غلام مرتضی صاحب، حضرت مولانا محمد انس صاحب، حضرت مولانا قاری خالق داد عثمان صاحب، حضرت مولانا قاری الیاس، مولانا جواد قاسمی، حضرت مولانا سجاد صاحب سمیت دیگر حضرات بھی شریک ہوئے اور مختصر گفتگو بھی فرمائی۔ جامعہ دارالہدیٰ نے مہمانوں کے اکرام، ضیافت، آرام اور راحت رسانی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور ہمیشہ کی طرح خوب اہتمام کیا جس پر حضرت مولانا مفتی عبدالسلام اور آپ کے جملہ رفقاء و معاونین مبارکباد کے مستحق ہیں۔

دو روز تک جاری رہنے والے اس پروگرام کی نقابت و نظامت کی سعادت راقم الحروف کے حصے میں آئی اور اکابر علماء کرام اور اساتذہ کرام کی دعاؤں سے الحمدللہ حسن وخوبی سے یہ زمہ داری نبھانے کی توفیق ملی۔ مجموعی طور پر یہ ایک بہت ہی مفید، یادگار اور منفرد پروگرام تھا اللہ کریم اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں......آمین!۔

☆......☆......☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان (کے پی کے) کی سرگرمیاں

مولانا مفتی سراج الحسن
میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس

ملک بھر کی طرح صوبہ خیبر پختون خوا میں بھی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر انتظام تدریب المعلمین کا پہلا پروگرام 17 اور 18 جون 2023 بروزِ ہفتہ اور اتوار جامعہ دار الفرقان الکریم حیات آباد پشاور میں زیر صدارت ناظم وفاق المدارس صوبہ خیبر پختون خوا و ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور حضرت مولانا حسین احمد صاحب زید مجدہم منعقد ہوا۔ جس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سینئر نائب صدر و مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے جبکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ سندھ کے ناظم و ناظم تعلیمات جامعہ بنوری ٹاون کراچی حضرت مولانا امداد اللہ یوسف زئی صاحب مدظلہ العالی کی بھی خصوصی آمد ہوئی۔

تدریب میں ضلع پشاور و خیبر کے کل 75 مدارس بنین کے دوسو کے لگ بھگ مدرسین ونظماء نے شرکت کی۔ جبکہ دورانیہ دو ایام پر مشتمل ساڑھے نو بجے تا ساڑھے چار بجے تک رہا۔ جس کے لیے پہلے ہی سے باقاعدہ ایک شیڈول مرتب کیا گیا تھا۔ پہلے دن نشست کے آغاز میں جامعہ دار الفرقان الکریم حیات آباد کے مہتمم اور رکن مجلس عاملہ وفاق حضرت مولانا سید عبد البصیر شاہ صاحب دامت برکاتہم نے شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے وفاق المدارس کے اس اقدام کو سراہا۔ بعد میں شیڈول کے مطابق مربیین حضرات نے اپنے اپنے موضوع پر پر سیر حاصل گفتگو کی۔ سب کو یہاں اس مختصر مضمون میں تحریر کرنا ممکن نہیں تاہم افادہ عام کے لیے چند اہم نکات پیش خدمت ہیں:

حضرت مولانا امداد اللہ یوسفزئی صاحب زید مجدہم نے شرکائے دورہ تدریب سے قیمتی ارشادات فرمائے۔ خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ:

یہ گفتگو محض تکرار ہے جیسا کہ سبق کے بعد ہوا کرتا ہے اس لیے دورانِ گفتگو معمولی سی بے ادبی پر پیشگی معذرت خواہ ہوں۔ اور تائید میں فرمایا کہ درجہ ثانیہ میں علامہ محمد یوسف بنوریؒ سے سنا ہے کہ جب وہ اساتذہ وطلبہ سے مذاکرہ کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ: ''ہم سب ایک کشتی کے سوار ہیں''، نیز فرماتے تھے کہ ''ہمارے نظام میں تین چیزیں

ہیں: دو ذی روح ہیں استاذ اور طالب علم، اور ایک غیر ذی روح ہے یعنی نصاب''۔ استاذ ایک جاندار آلہ علم اور ذریعہ ہے اس لیے وہ جتنا ماہر ہوگا اس سے فیض حاصل کرنے والے شاگرد بھی اسی قدر ماہر ہوں گے۔ استاذ کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ وہ صرف معلم نہیں بلکہ مربی بھی ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو طلبہ کی تربیت کا ذمہ دار سمجھے گا تب اسے اپنے کام کی نزاکت کا احساس ہوگا۔

استاذ یہی سوچے کہ وہ بروقت درس گاہ جانے کا اہتمام کرتا ہے یا نہیں؟ اپنے فرضِ منصبی کا کس قدر خیال رکھتا ہے؟ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحبؒ وقت کی نہایت پابندی کرتے تھے یہاں تک کہ کسی کے لیے اپنے گھنٹہ میں سے پانچ منٹ بھی نہیں چھوڑتے تھے اور وریہی نصیحت ہمیں استاذِ محترم حضرت مولانا بدیع الزمان صاحبؒ بھی کرتے رہے، تربیت کے حوالے سے آپؒ جمعرات کے دن کلاس میں پندرہ منٹ طلبہ سے مسنون دعائیں پوچھتے تھے تاکہ طلبہ علمی و عملی اور تعلیمی و تربیتی کامیابی سے ہم کنار ہوں۔ لہٰذا اساتذہ کلاسوں میں وقت کی رعایت کریں دوسرے اساتذہ کا وقت نہ لیں۔

طالب علم ہمارے پاس ایک قیمتی امانت ہیں، چنانچہ میں نے سال کے شروع میں طلبہ سے ایک جملہ کہا کہ: ''میں تمہیں انسان دیکھنا چاہتا ہوں''۔ طالب علم بہت قدر دان ہے، بہت قابلِ قدر ہے لیکن اگر وہ مقصد کے حصول میں غفلت برتے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی مہمان دسترخوان پر تھوکے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں میزبان یہی دعا مانگے گا کہ ''یا اللہ اس مہمان کو واپس نہ لانا''۔ اِس مقصد کے حصول میں موبائل بہت بڑی رکاوٹ ہے، اِس لیے اس پر اوقات ضائع نہ ہونے دیں بلکہ خوب سے خوب تر مطالعہ کریں، طالب علم کی قدر دانی کریں، اُس کے نہ پڑھنے کی وجوہات معلوم کریں اور حتی الوسع اس کے ازالے کی کوشش کریں کیا پتہ کہ کس طالب علم کی وجہ سے ہمارا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔

آخری گذارش یہ ہے کہ'' تدریب المعلمین'' کے عنوان سے چھپنے والا ماہنامہ'' وفاق المدارس'' کا شمارہ ضرور مطالعہ کریں، تنقیدی نظر سے مطالعہ کریں کیونکہ بہت دفعہ ہم خوش فہمی کی وجہ سے ترقی کا سفر نہیں کر سکتے اور اپنی مفید آراء و تجاویز سے ضرور مطلع فرمائے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب (ناظم وفاق المدارس صوبہ خیبر پختون خوا) نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

الحمدللہ ہم سب ایک حسین شغل اور قابلِ قدر مصروفیت میں لگے ہیں۔ تعلیم و تعلم، قرآن وسنت اور مسجد و مدرسہ سے تعلق اللہ تعالیٰ کا ہم پر عظیم احسان ہے اس پر جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے، لہٰذا درخواست ہے کہ ہم دل و جان سے اس پر شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ حسنِ توفیق دے اور زندگی کی آخری لمحات تک ہمیں اِن دینی مصروفیات اور طلبہ کی

خدمات میں مصروفِ عمل رکھے اورانہی خدمات کو ہمارے لیےنجات کا ذریعہ بنادے......آمین!۔

1......قوم کے بچے ہمارے پاس امانت ہیں۔شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ فرماتے تھے کہ مدرسہ میں دو چیزیں ہمارے پاس امانت ہیں:(۱) لوگوں کا چندہ اورخیرات وصدقات۔(۲) طلبہ(پڑھنے والے)۔لیکن پہلی قسم کا تعلق صرف چند افراد کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ طلبہ کے ساتھ تو سب کا تعلق ہوتا ہےاور یہ بہت بڑی امانت ہے ہر استاذ اس میں دیانت کا فریضہ ادا کرنے کا پابند ہے۔ہمیں چاہیے کہ طلبہ کے لیے دعائیں مانگیں۔حضرت مولانا قاری رحیم بخشؒ فرماتے تھے کہ جو استاذ تہجد میں میں طلبہ کے لیے دعا نہ کرے اسے طلبہ کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ طلبہ میں احساس پیدا کریں اور جس مقصد کے لیے اُنہوں نے گھر بار چھوڑا ہے؛ اُس میں اُن کی کامیابی کا سوچیں۔

2...... مدرسہ میں تعلیمی ماحول فراہم کریں کیونکہ مدارس تعلیمی ادارے ہیں،اورچاہیے کہ مدرسہ کے درودیوار سے تعلیم وتربیت کے تقاضے اجاگر ہوں۔اساتذہ کرام ایک دوسرے کا بہت خیال اوراحترام رکھیں۔اس سے طلبہ بہت کچھ سکھیں گے۔تجربہ کی بات ہے کہ اگراساتذہ میں دوسروں کے لیے خیر خواہی کا جذبہ ہوتو اللہ تعالیٰ ترقی اور عزت نصیب فرماتے ہیں۔

3......طلبہ کیساتھ بہت زیادہ محنت کریں۔اس میں دو چیزیں ہیں؛ 1: مطالعہ،2:القاء۔مطالعہ نفسِ کتاب میں کریں اور بین السطور نکات اورحواشی دیکھیں(جن پر محققین کی زندگیاں صرف ہوئی ہیں)۔مولانا مناظر احسن گیلانیؒ لکھتے ہیں کہ مجھ پر حضرت شیخ الہندؒ کی عظمت حاشیہ مختصر المعانی سے کھلی جب میں نے اس کا موازنہ ’دسوقی‘ سے کیا۔اس لیے گذارش ہے کہ اردو شروحات سے حتی المقدور مطالعہ نہ کریں، بامرِ مجبوری متن وحواشی کے مطالعہ کے بعد ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔اورالقاء کے حوالے حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ کا جملہ(جو سونے پر لکھنے کے قابل ہے)ہی کافی ہے کہ:’’مطالعہ میں استیعاب اور تدریس میں انتخاب چاہیےاورتمام پڑھا ہوا پڑھانا ایسا ہے جیسا کہ بسیار خوری کے بعد سب کچھ قے(اُلٹی) کرنا‘‘۔

4......القاءِ درس میں تعبیر کا انتخاب بہت ضروری ہے جس میں تسہیل،تفہیم،اختصاراورخلاصہ سبق کا خیال رکھنا بھی داخل ہے۔اچھے الفاظ،تعبیرات اوراسلوب بھی تیار کریں جو سادہ اورخوبصورت ہوں۔نیز ابتدائی درجات میں سبق سننے کا بھی اہتمام ہونا چاہیے۔ابتدائی درجات کے اساتذہ زیادہ محنت کریں۔مطالعہ سے پہلے اپنے استاذ،مؤلف ومحشی وشارح کے لیے دعا کیا کریں اس کا روحانی اثر ہوتا ہے۔

5......مدارس صرف تعلیمی ادارے نہیں بلکہ تربیت گاہیں بھی ہیں،اوراِس میں درسی کتاب سے زیادہ خود استاذ

دینی کتاب ہوتا ہے بلکہ طالب علم تربیت کے باب میں استاذ سے زیادہ سیکھتا ہے، کیونکہ طالب علم کتاب پڑھنے سے زیادہ استاذ کو پڑھتا ہے۔علمی رسوخ کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت بھی ناگزیر ہے کیونکہ اس کے بغیر دینی علوم ناقص ہیں۔لہٰذا تربیت کی ذمہ داری نبھانے کی کوشش کریں۔طلبہ کی تربیت اساتذہ توجہ سے کریں۔طلبہ کو ہم اپنے بچوں کی نظر سے دیکھیں۔اوران کے لیے اولاد کی طرح فکر مند رہیں۔طلبہ سے جہاں کوئی غلطی ہوجائے تو اس پر نظر رکھیں اور اپنے بچے سمجھ کر ان کی اصلاح کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قوم کے بچوں کے حق میں مقبول معلمین اور مربیین بنادے۔آمین۔

حضرت مولانا فیض الرحمٰن حقانی صاحب (استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ورکن نصاب کمیٹی وفاق المدارس:

آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضرت مولانا ابراہیم فانیؒ (استاذ دارالعلوم حقانیہ) فرمایا کرتے تھے کہ طلبہ اورعلما کے سامنے بیان کرنا ایسا ہے جیسا کہ باغبان پر شلغم فروخت کرنا۔بہر حال اکابر کے حکم کی تعمیل اور استفادہ وافادہ کی خاطر دو باتیں پیش خدمت کرتا ہوں،جن میں سے پہلی بات عام تدریس سے متعلق ہے جن چند امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1......تمام فضلاء اپنے سروں سے احساسِ کمتری کا بھوت دور کریں،اپنے آپ میں خود اعتمادی پیدا کریں، کیونکہ ہمارے اکثر مدرسین اس مرض کے شکار نظر آتے ہیں مثلاً مطالعہ ومراجعہ میں عربی کتب سے ڈرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں نہیں سمجھ سکتے،حالانکہ فی الواقع بہت سے ذی استعداد ہوتے ہیں بلکہ کئی فضلاء احساسِ کمتری کی وجہ سے موجود استعداد بھی کھو بیٹھتے ہیں۔

2......کتاب کے متن،حواشی اور نکات کا گہرا مطالعہ کریں۔بعد ازاں معتمد اردو شرح کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

3......آسان الفاظ میں درس پیش کریں تاکہ سب کو سمجھ آئے اور یہی فصاحت وبلاغت ہے۔

4......درس میں استیعاب نہیں ہونا چاہیے بلکہ انتخاب ہونا چاہیے،البتہ استاذ بالاستیعاب مطالعہ کرکے کلاس میں حاضر ہو،جیسا کہ ایک پشتو کہاوت کا ترجمہ ہے:''گیدڑ کے مقابلے کے لیے شیر کا اسلحہ لے کے جاؤ گے؟!۔''

5...... پڑھانے میں اجمال وتفصیل کے حوالے سے حضرات مصنفین کا اسلوب اپنانا چاہیے کہ کتاب کے شروع وآخر میں نمایاں فرق نظر نہیں آئے گا۔

6......کتاب پڑھانے میں فن سمجھانے کی کوشش کریں تاکہ طلبہ معاشرتی تطبیق سمجھیں، یہ طریقہ تمام علوم وفنون

میں اپنائیں۔

7......تدریس کیساتھ ساتھ تصنیفی میدان میں بھی اپنے جوہر دکھائیں، کیونکہ نوکِ زبان کی طرح نوکِ قلم کی خدمات بھی تادیر قائم رہتی ہیں، بلکہ تاج الدین سبکیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:" قلمی خدمات زبانی خدمات سے بدرجہا بہتر ہیں"۔

دوسری بات یہ ہے کہ زبانوں میں عربی زبان اصل ہے اور امورِ فطریہ میں سے ہے۔ نیز ہر زبان کے دو حصے ہیں: (۱)۔نظم، (۲) نثر۔ اور دونوں کی تعلیم وتعلم کے لیے ضروری ہے کہ:

1......استاذ کے پاس کم از کم ''المعجم الوسیط'' ہو اور اگر محقق ہے تو ''لسان العرب'' اور ''الصحاح'' وغیرہ ساتھ رکھنا نہایت مفید ہے۔

2......کسی بھی زبان کو سیکھنے لیے ذخیرہ الفاظ چاہیے، پھر اگر انشاء کی ضرورت ہے تو قلم لے اور اگر حوار ومحادثہ (باہمی گفت وشنید) مقصد ہے تو زبان سے بول چال شروع کرے۔ اِن کے علاوہ مزید کسی چیز کا انتظار نہیں ہے۔

3......تحریر میں علامات الترقیم کا خیال رکھنا بھی ایک اہم بات ہے، یہ تحریر کی زینت بھی ہیں اور قاری کے لیے بھی آسان فہمی کا باعث ہیں، کیونکہ مرقوم کتاب جلدی اور آسان طریقے سے مطالعہ کی جا سکتی ہے بنسبت غیر مرقوم کتاب کے۔

4......اِسی طرح تحریر میں کنیت، جگہ اور یا آدمیوں کے ناموں پر اعراب لگانا بھی محرر/کاتب کا وظیفہ ہے تاکہ درست تلفظ میں مد اور معاون ثابت ہو۔

حضرت مولانا انوارالحق صاحب (سینئر نائب صدر وفاق ومہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) خطبہ اور کلماتِ تشکر کے بعد فرمایا:

کثرتِ مدارس اور کثرتِ طلبہ کے باوجود آج علم وعمل کا فقدان ہے، اِس تنزل کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں تاہم اِن میں سرفہرست وجہ میرے خیال میں قلتِ اخلاص اور فقدانِ اخلاص کی ہے۔ عموماً اساتذہ طلبہ پر اپنا رعب جمانے کی کوشش کرتے ہیں یوں طلبہ بھی اخلاص سے عاری نظر آتے ہیں (اگرچہ اِس کے باوجود بھی حق تعالیٰ دنیا بھر میں دین کی حفاظت فرماتے ہیں خصوصاً پاکستان اور اُن ممالک میں جہاں مدراسِ دینیہ کی خدمات پیش پیش ہیں)۔ اس لیے ضروری ہے کہ اخلاص کے ساتھ طلبہ کو سبق کا نچوڑ اور خلاصہ سمجھانے کی کوشش کریں کیونکہ اخلاص سے سیکھنا سکھانا استاذ اور طالب علم دونوں کا وظیفہ ہے۔ ریاکاری سے بچیں ورنہ کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ طلبہ کی صلاح وفلاح کے لیے ان کو دعائیں دینی چاہیے۔ طلبہ کی اخلاقیات کی طرف توجہ دینی چاہیے ہم سے ان کے بارے

میں پوچھا جائے گا۔ دینی مدارس میں تعلیم وتربیت کے سوا کچھ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کمزوریوں کو ختم فرمائے، ہماری اصلاح فرمائے، طرقِ تدریس (وتربیت) کے تمام مفید باتوں پر عمل کی توفیق دے اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور یہاں کے تمام شرکاء وخادمین کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!۔

یہ شان دار تقریب حضرت مولانا انوارالحق صاحب کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ بہترین انتظامات پر جامعہ دارالفرقان الکریم کے مہتمم اور دیگر انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ تمام شرکاء نے اس تدریب کو انتہائی مفید قرار دیا۔

کامیاب دوروزہ تدریب کے انعقاد اور میزبانی کرنے پر اکابر وفاق المدارس العربیہ پاکستان جامعہ دارالفرقان الکریم کے مہتمم حضرت مولانا سید عبدالبصیر شاہ صاحب مدظلہ العالی کے شکرگزار ہیں کہ بے مثال اور بہترین انتظامات کی بدولت پرسکون ماحول میں ''تدریب المعلمین'' کا انعقاد ممکن ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تدریب کو خیر وبرکت اور مدارس کے روشن مستقبل کی بنیاد بنائے۔

جنوبی اضلاع اور مالاکنڈ ڈویژن مسئولین وفاق کے اہم اجلاسات:

22 جون بروز جمعرات مدرسہ معہدالایمان ضلع کوہاٹ میں جنوبی اضلاع کے جملہ مسئولین جبکہ 25 جون بروز اتوار جامعہ مدنیہ آماندرہ بٹ خیلہ میں مالاکنڈ ڈویژن کے تمام مسئولین وفاق کے اہم اجلاسات ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختون خوا حضرت مولانا حسین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ دونوں اجلاسوں کی کارروائی پیش خدمت ہے۔

22 جون کو ہونے والے اجلاس میں جنوبی اضلاع کے جملہ مسئولین حضرت مولانا مفتی عبیداللہ صاحب مسئول بنین ضلع ہنگو ومعاون ناظم کوہاٹ ڈویژن، مولانا محمد زاہد صاحب مسئول بنات ہنگو، مولانا عبدالحمید صاحب مسئول بنین ضلع کوہاٹ، مولانا مجاہدین صاحب مسئول کوہاٹ بنات، مولانا قاری عمر صدیق صاحب مسئول بنات ضلع کرک، مولانا سکندریار صاحب مسئول ضلع کرک بنین، مولانا ضیاءالحق صاحب مسئول ضلع بنوں، مولانا قاری حافظ عبداللہ صاحب مسئول ضلع بنوں شعبہ حفظ، مولانا اصلاح الدین صاحب مسئول ضلع لکی مروت، مولانا نذیر احمد صاحب مسئول ضلع ٹانک، مولانا سلطان محمد صاحب مسئول جنوبی وزیرستان، مولانا جان محمد صاحب مسئول ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، معاون مسئول شمالی وزیرستان مولانا عبدالعزیز صاحب نے شرکت کی۔

25 جون 2023 بروز اتوار کو مالاکنڈ ڈویژن کے مسئولین کا اجلاس جامعہ مدینہ آماندرہ بٹ خیلہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مالاکنڈ ڈویژن کے جملہ مسئولین رکن عاملہ حضرت مولانا قاری طاہر صاحب مالاکنڈ ڈویژن کے معاون ناظم ومسؤل لوئر سوات مولانا قاری محبّ اللہ صاحب اپر سوات کے مسئول مولانا محمد فہیم صاحب، سوات کے

مسئول برائے تحفیظ القرآن مولانا رفیع اللہ صاحب، لوئر دیر کے مسئول مفتی شمس الامین صاحب، اپر دیر کے مسئول مولانا فیاض احمد صاحب، اپر دیر و لوئر دیر کے مسؤل برائے تحفیظ القرآن مولانا راحت اللہ مدنی صاحب، مالاکنڈ کے مسئول مولانا سلیمان حقانی صاحب، لوئر چترال کے مسئول مولانا قاری عبدالرحمٰن قریشی صاحب، باجوڑ کے مسئول مولانا ذاکر اللہ صاحب، ضلع بونیر کے مسئول مولانا عبدالحکیم صاحب، تحفیظ القرآن مسابقات کمیٹی کے مرکزی رکن مفتی عثمان بدر صاحب نے شرکت کی۔صوبائی ناظم حضرت مولانا حسین احمد زیدمجدہم نے دونوں اجلاسوں میں تمام مسئولین کی شرکت پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ چوں کہ نمائندہ حضرات ہیں لہٰذا آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں:

پہلی بات:......وفاق کے نصاب کی تبدیلی کے حوالے سے مدارس والے پریشان ہیں، حالاں کہ جو باتیں گردش کر رہی ہیں وہ صرف تجاویز کی حد تک تھیں. جو مجلس عاملہ کو پیش ہوں گی اور اس کے بعد مجلس شوری' فیصلہ کرتی ہے، یہ ایک مکمل پراسیس ہے. لہٰذا مدارس عربیہ کے مدرسین حضرات کو اطمینان دلائیں کہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔نصاب کمیٹی صرف سفارشات مرتب کرتی ہے، پھر یہ سفارشات مجلس عاملہ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں، مجلس عاملہ بھی نصاب میں تبدیلی نہیں کرسکتی بلکہ عاملہ سے پاس ہوکر مجلس شوری کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔مجلس شوری کی منظوری کے بعد نصاب میں تبدیلی کی جاتی ہے۔16 اگست کو شوری کا اجلاس ہے اس وقت تک پرانا نصاب برقرار ہے۔

دوسری بات:......درجہ ثانیہ کے داخلے کے لئے میٹرک کا لازمی ہونا، وفاق المدارس کا فیصلہ نہیں بلکہ تجویز کی حد تک ہے. غالب امید یہی ہے کہ درجہ ثالثہ کے لئے یہ شرط قرار دی جائے کیونکہ ثانیہ کی سند، میٹرک کے مساوی ہے. البتہ حتمی فیصلہ مجلس شوریٰ میں ہوگا جو آپ حضرات تک پہنچ جائے گا، فی الحال اس حوالے سے کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے، تاہم اس میں بھی مدارس کے وسائل، ذرائع اور حالات کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

تیسری بات:......درجہ ثالثہ کا اس سال سے وفاق کا امتحان ہوگا۔یہ فیصلہ بھی اہل مدارس کے پرزور مطالبہ اور کئی فوائد کے پیش نظر کیا گیا۔اس درجہ میں وفاق کا امتحان خاصہ اول کے عنوان سے ہوگا اور نصاب میں درجہ ثالثہ کی تمام کتابیں شامل ہیں کنز الدقائق مکمل نصاب میں داخل ہے. اس حوالے سے کوئی بھی فیصلہ شوریٰ کے اجلاس میں ہوگا۔

چوتھی بات:......وفاق کے زیر اہتمام ''تدریب المعلمین'' کا انعقاد ہوا ہے، جو بلوچستان، کراچی، آزاد کشمیر، اسلام آباد، شجاع آباد، ملتان اور پشاور میں ہوا۔''تدریب المعلمین'' کے انعقاد کے حیران کُن نتائج سامنے آئے. شرکاء تدریبات کے تاثرات نہایت حوصلہ افزاء ثابت تھے، لہٰذا آپ حضرات اپنے اپنے علاقوں میں

تدریبات کی فکر کریں. مدارس کی تعداد کو ملحوظ نظر رکھیں. دو، دو، یا تین تین اضلاع مل کر ایک مرکزی جگہ متعین کر کے تدریبات کا انعقاد کریں،اس سے مدرسین حضرات میں احساس ذمہ داری کا جذبہ بیدار ہوگا۔

پانچویں بات:......رجسٹریشن کے حوالے سے ہے،حضرت صدرِ وفاق، ناظم اعلیٰ وفاق اور سرپرستِ وفاق کی حکومت کے ساتھ رجسٹریشن کے حوالے سے کوششیں جاری ہیں،آپ حضرات دعا کیجئے ،امید ہے کہ بہت جلد یہ مسئلہ حل ہو جائے گا،البتہ تب تک مدارس رجسٹریشن کے حوالے سے وفاق المدارس کے ضابطہ کا خیال رکھیں،کوئی بھی مدرسہ انفرادی طور پر محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹرڈ نہ ہو،جب تک وفاق کی جانب معاہدہ کی توثیق اور اجازت نہ ہو۔ہم نے کبھی بھی رجسٹریشن سے انکار نہیں کیا ہے بلکہ حکومتی پالیسیاں رجسٹریشن کی راہ میں سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

آپ نے کہا کہ 29 اگست 2019ء کو سابق وفاقی وزیر تعلیم جناب شفقت محمود صاحب کی زیر صدارت ایک اہم اجلاس کا انعقاد کیا گیا،جس میں اتحاد تنظیمات مدارس اور وفاقی وزارت تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت کا ایک جامع معاہدہ طے پا گیا۔اس معاہدے کی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدارس کے دیگر مسائل مثلاً بینک اکاونٹس، غیر ملکی طلبہ کے لیے تعلیمی ویزے کا اجرا،کوائف طلبی اور عصری تعلیم جیسے مسائل کو مدارس کی ضرورت وسہولت کے مطابق قانونی شکل دی جائے گی،لیکن حکومت کی تبدیلی کے باعث اس یادداشت پر ضرورت کے مطابق جلد پیش رفت نہ ہو سکی۔

رجسٹریشن کے حوالے سے اتحاد تنظیمات مدارس کا موقف اب بھی یہی ہے کہ ہم نے کبھی بھی رجسٹریشن سے انکار نہیں کیا ہے۔تاہم ہمارا مطالبہ صرف یہی ہے کہ حکومت صرف رجسٹریشن نہیں بلکہ دینی مدارس کو درپیش جملہ مسائل کا سنجیدگی سے حل نکالے۔معاہدہ بھی اسی پر ہو چکا ہے۔چناں چہ اس سلسلے میں اتحاد تنظیمات مدارس کے نمائندہ وفد نے وزیر اعظم پاکستان جناب میاں شہباز شریف صاحب سے ایک تفصیلی ملاقات کی ہے جس میں وہی موقف دہرایا گیا کہ صرف رجسٹریشن نہیں بلکہ مذکورہ تمام معاملات کو حکومت وقت سنجیدہ لے کر انہیں حل کرے۔اس وقت قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالیہ اعلیٰ سطح پر کردار ادا کر رہے ہیں لیکن تاحال ڈیڈلاک موجود ہے جس کے لیے دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔

چھٹی بات:......کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو بے جا تنگ کیا جا رہا ہے ہم نے ڈیٹا جمع کرنے کے لیے ون ونڈو کی سہولت کا مطالبہ کیا ہے لیکن معاہدہ کے باوجود بھی اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔مختلف اداروں کے لوگ مدارس میں جا کر ڈیٹا طلب کرتے ہیں۔تاہم مدارس طلبہ کی تفصیلی معلومات کسی کو نہ دیں بلکہ مختصر ڈیٹا دیا کریں۔جو عام لوگوں کے سامنے ظاہر ہے البتہ بنات کے مدارس کسی قسم کا ڈیٹا نہ دیں کیونکہ ہمیں والدین کی طرف سے اس کی اجازت نہیں ہے اور ہماری معاشرتی اقدار کے بھی خلاف ہے۔

ساتویں بات:......سالانہ امتحان کے پرچوں کی جانچ پڑتال کے حوالے سے صوبائی سطح پر فیصلہ ہو چکا ہے لہٰذا مسئولین حضرات ابھی سے اہل ممتحنین کی فہرست مرتب کریں ورنہ طلبہ کی سال بھر کی محنت اور وفاق کی نیک نامی ضائع ہوسکتی ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ وفاق المدارس نے ہمیشہ مدارس کی حریت اور آزادی کی بات کی ہے۔ہم مدارس کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں ان مسائل کے حل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے، یہ ہمارے اکابر کی امین جماعت ہے۔وفاق ہی کی وجہ سے آج مدارس کی قوت اور آواز ایک ہے۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان دینی مدارس کے لیے ایک ڈھال ہے۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان اجتماعیت کا نام اور ہم سب کا مشترکہ اثاثہ ہے، ہم سب وفاق کے مفادات کے محافظ ہیں اور جملہ امور میں وفاق کے مفادات کی رعایت رکھیں گے تو وفاق مزید مستحکم ہوگا۔ ہر دینی جدوجہد کا بنیاد مدرسہ ہے۔دنیا کی کوئی طاقت مدارس کو ختم نہیں کرسکتی۔دینی مدارس میں طلبہ وطالبات میں اضافہ قوم کی طرف سے اعتماد کی دلیل ہے۔

خطباء وعلماء کو چاہیے کہ وہ عمدہ اسلوب اپنائیں

ہم میں سے ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ دعوت وتبلیغ کے لیے ایک خاص لائحۂ عمل مرتب کرے، عمدہ اُسلوب اپنائے، خصوصاً ائمہ وخطباء کا عام مسلمانوں سے سب سے زیادہ ربط ہوتا ہے اوران کی دعوت کے میدان مسجد، محراب و منبر اور دینی اجتماعات ہیں، لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو کمالِ عمل اور اچھے اخلاق سے متصف کریں تا کہ وہ بہترین معلم، بہترین تربیت دینے والے اور بہترین مرشد ثابت ہوں۔خطباء اور علماء کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایک موضوع پر ایک تقریر یاد کر کے ہر جمعہ اور ہر دینی اجتماع کے موقع پر اسی کو دہراتے رہیں، بلکہ ان پر لازم ہے کہ وہ مختلف موضوعات کے لیے تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت اور تاریخ اسلام کے ذخیرۂ کتب سے اپنے علم میں دن بدن اضافہ کرتے رہیں۔مبلغین کی سیرت اور ان کے طرز واُسلوب کا مطالعہ کریں اور اس موضوع پر باعمل علماء سے مذاکرہ کریں اور ان کے تجربوں سے استفادہ کریں، جب کوئی مبلغ یا خطیب؛ اپنے خطبہ جمعہ یا کسی عظ ونصیحت کی مجلس سے خطاب کرے تو اس کے لیے کوئی ایسا موضوع متعین کرے جس کی لوگوں کو سخت ضرورت ہو اور پھر اس موضوع کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے قبل ضبطِ تحریر میں لائے یا اسے اپنے ذہن میں ترتیب دے تا کہ لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے قبل مرتب اور مربوط انداز میں بیان کرسکے۔موضوع کو دلائل سے مزین کرنے کے لیے اس موضوع کی بنیاد ایسی آیات قرآن پر رکھے کہ جو اس موضوع سے متعلق ہیں اس لیے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:......''آپ قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتے رہیے اسے جو میری وعید سے ڈرتا ہو۔'' (ق:۴۵)

(حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ)

مجالسِ تدریبات المعلمین ،صوبہ بلوچستان

مولانا سید عبدالرحیم حسینی
جامعہ دارالعلوم چمن

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی معزز مجلسِ عاملہ کی منظوری سے پوری ملک میں مختلف مقامات پر مدرّسین ومعلّمین کی تعلیمی وتربیتی مہارت بڑھانے کیلئے مجالسِ تدریبات (زیرنگرانی حضرت مولانا امداداللہ صاحب، ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراچی وناظم وفاق المدارس سندھ) کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔

اسی کی روشنی میں صوبہ بلوچستان کی تدریب المعلمین کمیٹی کے ارکان(۱) مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہم ،لورالائی (۲) مولانا حسین احمد صاحب مدظلہم ،چاغی (۳) اورراقم السطور (سید عبدالرحیم حسینی، جامعہ دارالعلوم چمن) نے مختلف اضلاع میں ترتیب وار چھ مراکز متعین کرنیکا فیصلہ کیا:

(۱)......۲۸،۲۹رمئی کو جامعہ امدادیہ ضلع کوئٹہ (۲)۳۰رمئی کو جامعہ دارالعلوم چمن ضلع چمن (۳)۳۰رمئی کو جامعہ عربیہ جمالیہ ضلع نوشکی (۴)۳۱رمئی کو مدرسہ اشرفیہ توت اڈہ ضلع قلعہ عبداللہ (۵)۳۱رمئی اور یکم جون کو جامعہ مخزن العلوم ضلع لورالائی (۶) مدرسہ مخزن العلوم پنجگور (جو ابھی تک منعقد نہیں ہوا، بعد میں منعقد ہونے والا ہے)

مجلسِ تدریب المعلمین بمقام جامعہ امدادیہ ،کوئٹہ:

اسی سلسلے میں ۲۸،۲۹رمئی ۲۰۲۳ء بروز اتوار وسوموار جامعہ امدادیہ کوئٹہ میں وفاق المدارس کے زیراہتمام تدریب المعلمین کے حوالے سے دوروزہ پروگرام کا انعقاد کیا گیا،جس میں ضلع پشین ،مستونگ ،قلات اور کوئٹہ کے مدارس وجامعات کے نظماءِ تعلیم ومدرسین نے شرکت کی۔تقریب کے مہمانانِ خصوصی تھے:(۱)حضرت مولانا امداداللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ ناظمِ وفاق المدارس برائے سندھ، و ناظمِ تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی (۲) رکنِ قومی اسمبلی حضرت مولانا صلاح الدین ایوبی صاحب ناظمِ وفاق المدارس العربیہ برائےبلوچستان و مہتممِ جامعہ دارالعلوم چمن تھے۔

رکنِ مجلسِ عاملہ مولانا عبدالمنان صاحب،لورالائی، رکنِ مجلسِ عاملہ مولانا مفتی حسین احمد صاحب نوشکی، رکنِ

نصاب کمیٹی مولانا غلام رسول شاہ صاحب، ضلع پشین کے مسؤول ورکنِ نصاب کمیٹی برائے عصری علوم شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ صاحب، ضلع کوئٹہ کے مسؤول مولانا حفیظ اللہ صاحب اور وفاق المدارس ضلع کوئٹہ شعبہ بنات کے مسؤول، امیرِ جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن رفیق صاحب، اور بندہ راقم السطور (رکنِ امتحانی کمیٹی وفاق اور ناظمِ تعلیمات جامعہ دارالعلوم چمن) نے بھی شرکت کی۔

تقریب کا آغاز ظہر ۳ بجے تلاوت کلامِ پاک سے کیا گیا۔ رکنِ عاملہ مولانا عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم نے مختصر افتتاحی خطاب فرمایا اور تربیتی تقریب کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت مولانا صلاح الدین ایوبی صاحب مدظلہم معزز رکنِ عاملہ وفاق، ناظمِ وفاق المدارس برائے بلوچستان نے وفاق المدارس اور علماء کرام کی خدمات کے حوالے سے مفصل خطاب فرما کر مدرسین کی ذمہ داریاں اور پاکستان کے عمومی حالات پر تبصرہ کر کے اپنا بیان ختم کیا۔ یہ خطاب بڑی دلچسپی سے سنا گیا، بعدازاں رکنِ نصاب کمیٹی شیخ الحدیث مولانا غلام رسول شاہ صاحب مدظلہم (جامعہ تجوید القرآن، کوئٹہ) نے معلّم اور مدرّس کے مقام اور اوصاف کے متعلق بہت مؤثر خطاب کیا۔

نمازِ عصر کے بعد مہمانِ خاص، وفاق کے صوبہ سندھ کے ناظم حضرت مولانا امداد اللہ یوسفزئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو دعوت دی گئی انہوں نے اہلِ بلوچستان کو وفاق المدارس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سب سے پہلے تدریب المعلّمین کا اجلاس منعقد کرنے پر خراجِ تحسین پیش کیا۔

انہوں نے وفاق المدارس کو اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت اور دیوبندی مکتبِ فکر کی اجتماعیت قرار دیا، انہوں نے تدریب المعلمین کی اہمیت، اس کے لیے مواد کے تیاری کے مراحل پر روشنی ڈالی۔ اساتذہ کو طلبہ کے ساتھ شفقت اور محبت کا رویہ اپنانے پر زور دیا، نصیحت آمیز واقعات سنائے۔ سامعین نے جم کر توجّہ سے خطاب سنا۔ پھر چائے کے لیے وقفہ ہوا اور تمام شرکاءِ مجلس کو جامعہ کے سبزہ زار میں چائے کا بندوبست کیا گیا...... ولاهل المدرسة الاجر والجزاء!۔

مغرب کے بعد صوبائی ناظمِ سندھ کے ہمراہ آئے ہوئے مہمان جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا محمد عادل صاحب مدظلہم نے ابتدائی نحو وصرف پڑھانے کا طریقہ اور اس کے لئے جامعہ بنوری ٹاؤن کے منہج پر لکھی گئی کتابوں کا تعارف کرایا، ان کا طریقہ تدریس بڑا نافع رہا، ان کے بعد مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام کوئٹہ کے ناظمِ تعلیمات مولانا محمد ابراہیم خلیل صاحب مدظلہم نے درجہ اولیٰ کی تدریس کے متعلق وفاق المدارس کے مرتب کردہ مواد کی روشنی میں بیان کیا۔

دوسری نشست:

۲۹ رمئی بروز پیرنو بجے دوسرے دن کی تقریب کا آغاز ہوا۔رکنِ مجلس عاملہ وفاق مولانا مفتی حسین احمد صاحب نے مختصر بیان فرمایاان کے بعد جامعہ اسلامیہ بحر العلوم کے استاذ حدیث حضرت مولانا عبدالباقی صاحب مدظلہم نے درجہ ثالثہ کی کتب کی تدریس کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔اسی دوران مہمانِ خاص حضرت مولانا امداداللہ یوسفزئی صاحب مدظلہم بھی تشریف لائے۔ان کے بعد جامعہ امدادیہ کے شیخ الحدیث مولانا سید محمد داؤد شاہ صاحب مدظلہم کا بیان ہوا۔ان کے بعد ضلع پشین کے مسئول شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ صاحب مدظلہم (مفتاح العلوم پشین) نے درجہ رابعہ درجہ اور ثالثہ، ضلع کوئٹہ کے مسئول مولانا حفیظ اللہ صاحب مدظلہم نے درجہ ثانیہ کی کتب پڑھانے کے متعلق گفتگو فرمائی۔پھر اختتامی بیان کے لیے امیر جمعیت علماءِ اسلام کوئٹہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیق صاحب مدظلہم کو دعوت دی گئی۔انہوں نے علم کی فضیلت، علمی خدمت کی اہمیت وضرورت، اساتذہ کی ذمہ داریاں اور مسئولیت، اور مدارس میں تعلیم وتربیت کے معیار کو مضبوط کرنے پر تفصیل سے خطاب فرمایا۔

آخر میں شرکاء کے تاثرات اور تجاویز جاننے کیلئے ان کو ایک فارم دیا گیا جس میں ان سے آراء طلب کی گئیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق صاحب نے اختتامی دعا فرمائی، اور مجلس ختم ہوئی۔

تقریب کا نظم وضبط ضلع کوئٹہ کے مسئول مولانا حفیظ اللہ صاحب نے سنبھالا، ان کی معاونت جامعہ امدادیہ کے استاذ مولانا عبداللہ صاحب نے کی، جامعہ کے مہتمم حضرت قاری نورالدین صاحب نے ہمیشہ کی طرح بڑی فراخ دلی سے تمام انتظامات کا بندوبست فرمایا۔تمام شرکاء کیلئے دو وقت کا کھانا، صبح کا ناشتہ اور عصر کی چائے کے ذریعے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔شرکاء نے تربیتی تقریب کے انعقاد کو سراہا اور اس کا فائدہ محسوس کیا۔ضلع کوئٹہ کے مسئول نے تمام مہمان شرکاء اور جامعہ امدادیہ کوئٹہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

مجلس تدریب المعلمین بمقام جامعہ دارالعلوم چمن:

۹رذی القعدہ ۱۴۴۴ھ بمطابق ۳۰ رمئی ۲۰۲۳ء بروز منگل ظہر کو جامعہ دارالعلوم چمن میں تربیتی تقریب منعقد ہوا، پروگرام میں مولانا عبدالمنان صاحب (رکنِ عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان وعلاقائی ناظم وفاق، نائب مہتمم جامعہ مخزن العلوم لورالائی) اور بندہ راقم السطور نے شرکت کی۔

یہ مجلس تین نشستوں پر مشتمل تھی: (۱) پہلی نشست میں حضرت مولانا عبدالمنان صاحب نے موضوع کی اہمیت پر مفصّل روشنی ڈالی، اور فرمایا:

’’حضرات اساتذہ کرام کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے،طلبہ ہمارے پاس امانت ہیں جن کی تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ دینا ہمارے فرائض میں داخل ہے۔‘‘ موضوع کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے حضرت نے فرمایا:’’اس تدریب کے انعقاد کا مطلب یہ ہے کہ اساتذہ کو اپنے فرائض کے ساتھ آشنا کردیں اور ان کو اپنی ذمہ داری کی احساس دلائیں‘‘

ان کے بعد راقم السطور عفا اللہ عنہ نے "کامیاب استاد(تدریب کی ایک شق)" پر مفصّل گفتگو کی اور بندہ نے کہا: "کہ طلبہ کو محبت وشفقت سے پڑھانا چاہئے ان کو اپنے لئے صدقہ جاریہ سمجھو،طلبہ سے اپنے لیے دعا لینا چاہئے،ان کے ساتھ بے جا سختی نہ کریں،اور نہ ان کے ساتھ اتنا نرمی کریں جو گستاخی پر دلیر ہوں۔پڑھنے پڑھانے کا مشغلہ بہترین مشغلہ ہے اس کی قدر کرنا چاہیے"،اس کے علاوہ بندہ نے کامیاب استاذ کی خوبیوں (مثلاً:علم میں کمال،منصبِ تدریس کے تقدّس اور ذمہ داری کا استحضار،سبق کی تیاری،وقت کی پابندی،طلبہ کی مزاج شناسی وغیرہ)پر تفصیلی بات کی،ساتھ ہی اپنے تجربے کی کچھ باتیں بھی عرض کردیں،حاضرین مجلس میں سے چند حضرات نے اپنے ساتھ لائے ہوئے اوراق میں تقریر کو ضبط بھی کیا۔

(۲) دوسری نشست میں جامعہ دارالعلوم چمن کے استاذ الحدیث حضرت مولانا عبدالودود صاحب مدظلہم نے ثانویہ خاصہ سال اول ودوم(ثالثہ، رابعہ) کی کتب کی اہدافِ تعلیم وتعلّم،طریقہ تدریس کے طرز وطریقے بتائے۔جس میں حضرت مولانا نے ہر کتاب کا مقصد اور مطلوبہ استعداد،اسلوبِ تدریس پر گفتگو فرمائی۔جس کو حاضرین مجلس اپنے لائے ہوئے اوراق میں محفوظ کرتے رہے،جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۳) تیسری نشست میں جامعہ دارالعلوم چمن کے استاذ الحدیث حضرت مولانا شمس الحق صاحب مدظلہم نے ثانویہ عامہ سال اول ودوم(اولیٰ، ثانیہ) کیلئے کتابوں کے اسلوبِ تدریس تفصیل سے بیان فرمایا۔جس میں حضرت مولانا مدظلہم نے بھی ہر کتاب کا مقصد اور مطلوبہ استعداد،اسلوبِ تدریس پر مفصّل گفتگو فرمائی۔جس کو حاضرین مجلس نے اپنی کاپیوں میں نوٹ فرمایا۔تیسری نشست کے آخر میں بندہ راقم الحروف عفا اللہ عنہ نے پھر استاذ کی شخصی خوبیوں پر مثلاً:حسنِ نیت،حسنِ عمل،حلم وبردباری ایسے چیدہ چیدہ موضوعات پر بیان کیا۔اس بیان میں بندہ نے اساتذہ کرام سے التماس کی:" کہ اپنے تعلقات کو کم سے کم کرنا چاہیے،تدریس کے لیے خود کو یکسو کرنے کی ضرورت ہے،اساتذہ کو خارجی مطالعہ سے آشنا کرنے کیلئے بندہ نے کہا: کہ ہر ایک کو کسی نہ کسی موضوع پر کسی بڑے کی نگرانی میں کچھ لکھنا چاہئے،اس سے مطالعہ میں وسعت آتی ہے"۔

مجلس کے آخر میں شرکاءِ مجلس میں آراء کے حصول کے لیے اوراق تقسیم کرکے ہر ایک سے مجلس تدریب المعلمین

کے حوالے سے رائے طلب کی گئی۔

پروگرام میں ہر شریکِ مجلس کی حاضری جامعہ کی طرف سے قلم بند ہوئی، ہر ایک سے اپنے مدرسہ کے پیڈ پر اس کا نام اور مدرسہ کی طرف سے تصدیق پر حاضری لی گئی۔ الحمدللہ اکثر اہلِ مدارس نے شرکت فرمائی (۱۱۳؍مدارس سے ۲۳۰؍اساتذہ نے شرکت فرمائی) مجلس کی اختتام پر جامعہ کی طرف سے طعام کا بندوبست کیا گیا تھا شرکاء تناول فرما کر رات گئے رخصت ہوئے۔

مجلس تدریب المعلمین بمقام مخزن العلوم لورالائی:

۳۰،۳۱ مئی بروز بدھ اور جمعرات جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم میں بعد نماز ظہر تدریب المعلمین کی تقریب منعقد ہوئی:

پہلی نشست:......حضرت مولانا عبدالمنان صاحب رکنِ مرکزی مجلسِ عاملہ نے سب سے پہلے شرکاءِ مجلس کو خوش آمدید کہا اور اس کے بعد تدریب المعلمین کی اہمیت وافادیت پر بات کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک معلّم کے لئے اخلاص اور للّٰہیت کے زیور سے آراستہ ہونا از حد ضروری ہے۔ مزید فرمایا: کہ منصبِ تدریس کے تقدس اور ذمہ داری کا استحضار ایک کامیاب مدرس کی علامت ہے، اور اساتذہ کرام اپنے طلبہ کے ساتھ ہمدردی اور ان کی حوصلہ افزائی کرے، اس کے بعد حضرت مولانا فداء الدین صاحب مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم، ضلع دکّی نے طلبہ کے احساسات اور جذبات کے متعلق فرمایا کہ استاذ طلبہ کے ساتھ خیر خواہانہ سلوک اور روش اپنائیں اور طلبہ کے احساسات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک مزاج شناس معلّم کا ثبوت دیں۔

دوسری نشست......۳۱؍مئی بروز جمعرات بعد نماز عصر حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب (شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم) نے حاضرینِ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ استاذ اپنی تمام تر توانائیاں طلبہ کی فلاح اور بہبود میں صرف کریں، وفاق المدارس العربیۃ نے جو کتاب ''تدریب المعلمین'' کے نام سے شائع کیا ہے (اشاعت خاص ماہنامہ وفاق المدارس'') ہر استاذ پر لازم ہے کہ اس کتاب کو مطالعہ میں رکھ کر خوب استفادہ کریں۔

تیسری نشست:...... بعد نمازِ مغرب مولانا محمد امان حقانی صاحب (مسئول ضلع قلعہ سیف اللہ) نے تدریس کی اہمیت پر بحث کی۔ اور حاضرینِ مجلس علماء کرام اتحاد واتفاق کا درس دیتے ہوئے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق مدارسِ دینیہ کی فعالیت اور جمود سے نکلنے پر گفتگو کی۔

حضرت مولانا محمد عمر صاحب مدرّب درجہ ثالثہ نے اساتذہ کرام کو درجہ ثالثہ کی کتب کا اسلوبِ درس سمجھاتے ہوئے اساتذہ کو دلنشین درس دیا۔ ہر کتاب کے طُرق تدریس خوب وضاحت کے ساتھ بیان فرمائی۔ ان کے

بعد حضرت مولانا عبداللہ صاحب (استاذ جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم) نے شرکاءِ مجلس معزز اساتذہ کرام کو صرف ونحو کے متعلق درس دیا، دونوں فنون میں اساتذہ اجراء پر زور دیں اور ہر سبق کے بعد اجراء اور عملی مشق طلبہ سے کرائیں۔ان کے بعد حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے علمِ تجوید کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ ائمہ مساجد اور نئے فارغ التحصیل فضلاءِ کرام تجوید پر خوب توجہ دیں تاکہ امت مسلمہ کی نمازیں درست ہوں۔ مولانا نور محمد صاحب شاگردِ رشید علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ نے تمام اساتذہ کو اپنی پچاس سالہ تجربہ تدریس کی روشنی میں فرمایا کہ اساتذہ سبق کا خلاصہ باتوں میں بیان کریں اور کتاب کی تشریح ایسے خوش اسلوب انداز میں بیان کریں کہ نفس کتاب اور حاشیہ دونوں ایک ساتھ حل ہو۔اس موقع پر حضرت مولانا عبدالقیوم گستوئی صاحب ،مولانا سمیع اللہ صاحب اور مولانا احسان اللہ صاحب نے بھی استاد کی ذاتی صفات اور درجہ ثانویہ عامہ کی کتب کے پڑھانے کا طریقہ کار کے بارے میں مجمع سے حاصلِ سیر گفتگو کی، آخر میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدظلہم (مہتمم جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم لورالائی) نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تدریب المعلمین کے انعقاد کی اہمیت پر تفصیلی گفتگو کی اور معزز مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کیا۔

شرکاءِ تدریب نے اپنے تاثرات میں اس اقدام کو خوب سراہنے کے ساتھ ساتھ اس میں مزید توسیع کرنے کی خواہش ظاہر کی۔تمام شرکاء کی ضیافت بھی کی گئی۔

مجلسِ تدریب المعلمین بمقام: جامعہ اشرفیہ توت اڈہ، قلعہ عبداللہ:

تقریب ۳۱ رمئی ۲۰۲۳ بروز بدھ کو جامعہ اشرفیہ توت اڈہ قلعہ عبداللہ میں منعقد ہوا، جس میں ضلع قلعہ عبداللہ کے مدارس کے نظماء اور اساتذہ کرام نے شرکت کی۔اجلاس میں راقم السطور عفا اللہ عنہ، حضرت مولانا جمعہ خان صاحب مدظلہم العالی (مہتمم جامعہ اشرفیہ توت اڈہ قلعہ عبداللہ) حضرت مولانا فتح محمد صاحب مدظلہم العالی (مہتمم جامعہ تدریس القرآن نیو مجک قلعہ عبداللہ) نے شرکت کی۔تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔جامعہ اشرفیہ توت اڈہ میں منعقدہ تقریب دو نشستوں پر مشتمل تھا:

پہلی نشست:......پہلی نشست کی ابتداء میں مولانا جمعہ خان صاحب مدظلہم العالی نے خطاب کیا جس میں حضرت مولانا مدظلہم نے موضوع کی اہمیت پر بیان کیا اور اس طرح کی تقریبات سے اہل مدارس کو مستفید ہونے کی ترغیب دی، دورانِ بیان مولانا نے تقریب کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: "اس طرح کے پروگراموں کے دُوررَس نتائج ہوں گے، انھوں نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے تمنا ظاہر کی کہ اس

طرح پر گراموں کو مزید وسعت دی جائے "اس کے علاوہ حضرت مولانا نے اساتذہ کے درمیان الفت ومحبت، ایثار اور محنت پر گفتگو کی۔

حضرت مولانا جمعہ خان صاحب مدظلہم العالی کی تقریر کے بعد حضرت مولانا فتح محمد صاحب مدظلہم العالی نے شرکاء سے خطاب کیا جس میں حضرت مولانا نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اس طرح اقدامات کو سراہا اور سال میں دو تین مرتبہ کرنے کی خواہش ظاہر کی دورانِ بیان مولانا نے اپنے تجربے کے تحت شرکاء کو بہت اہم نصائح فرمائے اور مدرسہ کے اندر رہنے کے لیے اساتذہ کو نہایت قیمتی فرمودات ذکر کیے، پہلی نشست کے آخر میں راقم السطور عفا اللہ عنہ نے تدریب کی پہلی شق (کامیاب استاد، استاد کی شخصی خوبیاں) پر حاضرین مجلس سے خطاب کیا، جس میں علم میں کمال، منصبِ تدریس کے تقدس اور ذمہ داری کا استحضار، سبق کی مکمل تیاری، وقت کی پابندی، طلبہ کی مزاج شناسی جیسے اہم مباحث پر گفتگو ہوئی، بعض حضرات نے اپنے ساتھ لائے ہوئے اوراق میں محفوظ بھی کیا۔

دوسری نشست میں بندہ نے درجہ ثانویہ عامہ (سال اول ودوم) اور درجہ ثانویہ خاصہ (سال اول ودوم) کی کتب کا طریقۂ تدریس سمجھایا، جسے تمام شرکاء نے پوری توجہ ودھیان سے سنا، اسی دوران بندہ نے مجلس کے شرکاء میں سے بعض حضرات کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ مجلس کے آخر میں شرکاءِ تقریب میں آراء کے لیے اوراق تقسیم کر کے ہر ایک سے تدریب المعلمین کے حوالے سے رائے معلوم کی گئی۔ پروگرام میں ہر شریکِ مجلس کی حاضری قلم بند ہوئی، ہر ایک سے اپنے مدرسہ کی لیٹر پیڈ پر اس کا نام اور مدرسہ کی طرف سے تصدیق پر حاضری لی گئی، الحمد للہ اکثر اہل مدارس نے شرکت فرمائی، (۶۱/مدارس سے ۸۰/اساتذہ نے شرکت کی)۔ آخر میں جامعہ کی طرف سے ظہرانے کا بندوبست بھی کیا گیا تھا۔

مجلسِ تدریب المعلمین بمقام: جامعہ جمالیہ، نوشکی:

۳۰/مئی ۲۰۲۳ء بروز منگل جامعہ عربیہ جمالیہ ضلع نوشکی میں تدریب المعلمین کی تقریب منعقد ہوئی، جس میں رخشان ڈویژن (ضلع نوشکی، ضلع چاغی، ضلع خاران، ضلع واشک) کے مسئولین سمیت مدارس کے نظماء اور اساتذہ کرام نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت جامعہ عربیہ جمالیہ نوشکی کے مہتمم حضرت مولانا قاری عبداللہ جان صاحب مدظلہ العالی نے کی، تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

اس کے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن اور ضلع نوشکی کے مسئول حضرت مولانا مفتی حسین احمد صاحب مدظلہ العالی نے تقریب کے اغراض ومقاصد سمیت ایک مثالی استاد کے اوصاف اور پیشہ

ورانہ ذمہ داریوں کے ساتھ وفاق المدارس کی جانب سے دی گئی ہدایات پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں دیگر مدرّبین جن میں جامعہ عربیہ جمالیہ نوشکی کے مدرس مولانا غلام حیدر صاحب مدظلہ العالی نے درجہ اولیٰ، ضلع چاغی کے مسئول مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ العالی نے درجہ ثانیہ، جامعہ ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ نوشکی کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد قاسم صاحب نے درجہ ثالثہ جبکہ مدرسہ اصحاب صفہ نوشکی کے مہتمم مولانا سعید احمد صاحب مدظلہ العالی نے درجہ رابعہ کیلئے وفاق المدارس کی جانب سے فراہم کردہ تدریسی ہدایات اور تدریسی طریقہ کار بیان کیا۔ تقریب کی مہمان خاص جامعہ جمالیہ نوشکی کے شیخ الحدیث مولانا غلام نبی صاحب مدظلہ العالی شرکاء سے دل افروز خطاب فرمایا جس میں انہوں نے وفاق المدراس کی اہمیت اور علماء وفضلاء کی فضیلت پر روشنی ڈالی۔

تقریب کے شرکاء نے وفاق المدارس کی جانب سے تربیتی پروگرام کے انعقاد کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ اس طرح کی تربیتی نشستوں سے ان شاء اللہ دور رس نتائج برآمد ہوں گے اور نظامِ تعلیم اور تدریس میں نمایاں بہتری پیدا ہوگی۔

آخر میں حضرت مفتی حسین احمد صاحب مدظلہ العالی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد صدر مجلس حضرت مولانا قاری عبداللہ جان صاحب مدظلہ العالی کی دعا سے تقریب اختتام پذیر ہوئی، پوری امتِ مسلمہ کی مشکلات ومسائل، تمام دینی مدارس اور وفاق المدارس کی سلامتی وترقی کے لیے دعائیں کی گئی۔ اللہ تعالی اپنے فضل سے ان تمام مجالس کو قبول اور بارآور ثابت فرمائیں، آمین یاربّ العالمین۔

طلبہ کے حالات کی نگرانی

طلبہ کے حالات کی نگرانی کرنا استاذ کی ذمہ داری ہے۔ جو طالبعلم کسی بدعملی یا بے ادبی کا شکار ہو تو ابتداء میں استاد کو چاہیے کہ وہ اسے متعین کیے بغیر سب کے سامنے نصیحت کرے، اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو اسے تنہائی میں بلا کر سمجھائے، پھر بھی اگر وہ باز نہ آئے تو اعلانیہ اس پر نکیر کرے اور اس کو سخت الفاظ میں سمجھائے، تاکہ وہ اپنی بری عادات سے باز آجائے، اگر وہ پھر بھی باز نہیں آتا تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ استاد اسے حلقۂ درس سے نکال دے۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ جب یہ ڈر ہو کہ دوسرے طلبہ بھی برائیوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ استاذ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو آپس میں بھی حسنِ سلوک کے ساتھ رہنے کے طریقے سمجھائے اور ان کی کڑی نگرانی کرے۔

شخصیت

حضرت مولانا سیّد محمد رابع حسنی ندویؒ

جناب احمد مجتبیٰ نقشبندی

عالم اسلام کی معروف درس گاہ دار العلوم ندوۃ العلماء کے ناظم اور ہندوستانی مسلمانوں کے متحدہ پلیٹ فارم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ہندوستان کی وہ مایہء ناز شخصیت تھے جن کی بزرگی، اخلاص وللّٰہیت، نام ونمود سے دُوری اور دین وملت کی بے لوث خدمت کا اعتراف عرب اور عجم دونوں میں یکساں طور پر کیا جاتا ہے۔علم وادب میں مولانا کی شاندار خدمات نے عرب وعجم میں مولانا کو ایک نمایاں مقام عطا کیا ہے اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی رحلت کے بعد آپ عالمِ اسلام میں ان کے نمائندہ اور نائب کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی کی شخصیت اس دورِ قحط الرجال میں سلف صالحین کی ایک یادگار تصویر اور علم وادب کا وہ حسین گلدستہ تھے جو عرب وعجم میں تشنگانِ علم کے مشامِ جان کو معطر کررہے تھے۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی بھارت کے صوبہ اتر پردیش میں واقع ضلع رائے بریلی کے تکیہ کلاں کے معروف علمی، دینی اور دعوتی خانوادہ میں یکم اکتوبر 1929ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام سید رشید احمد حسنی تھا۔آپ کی والدہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی ہمشیر تھیں۔مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا نکاح ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنی کی صاحبزادی سیدہ رقیہ سے ہوا۔اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک بیٹی سے نوازا اس کا نام سیدہ ہاجرہ حسنی ہے۔انھیں شعروادب سے بھی لگاؤ ہے، وہ اشعار موزوں کرتی ہیں۔مولانا علی میاں کی وفات پر انھوں نے ایک نظم لکھی جو کہ زیر نظر کتاب میں شاملِ اشاعت ہے۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی اہلیہ سیدہ رقیہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ان کی زندگی پر بھی ان کی والد ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنی کا زبردست اثر ہوا۔انھوں نے اپنے شوہر کا پورا ساتھ دیا۔آخر میں ان کی صحت خراب ہوگئی تھی، بالآخر وہ 9 فروری 1996ء کو انتقال کرگئیں۔اہلیہ کے انتقال کے محض 4 دن بعد 13 فروری 1996ء کو مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی والدہ ماجدہ سیدہ امتہ العزیز کا بھی انتقال ہوا تھا۔ایک ہفتے میں دو دو جانکاہ ذاتی حادثے پیش آئے، انھوں نے اسے مشیتِ ایزدی سمجھ کر قبول کرلیا اور اپنا سب کام حسب معمول کرتے رہے۔موت ایک ایسی حقیقت ہے جس آگے سبھی کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے خاندانی مکتب رائے بریلی میں ہی مکمل کی، اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے دار العلوم

ندوۃ العلماء میں داخل ہوئے جہاں سے 1948ء میں فضیلت کی سند حاصل کی، اسی دوران مولانا نے دارالعلوم دیوبند میں بھی ایک سال گزارا جہاں فقہ، تفسیر، حدیث اور فنون کی بعض کتابیں پڑھیں۔اس سے قبل آپ بستی حضرت نظام الدین دہلی میں ایک ہفتہ بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی رہے۔

1949ء سے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بحیثیت معاون مدرس کام کرنا شروع کیا۔1950ء سے 1951ء کے درمیان حصولِ تعلیم کے سلسلے میں حجاز میں بھی قیام کیا۔آپ کی عظیم الشان علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں صوبائی اور قومی اعزازات سے آپ کو نوازا گیا۔ چنانچہ آپ 1970ء میں ندوۃ کے کلیۃ اللغۃ کے ڈائرکٹر بنائے گئے۔1993ء میں ندوۃ کے نائب مہتمم بنائے گئے۔اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی وفات کے بعد 2000ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظم (ڈائریکٹر) چن لیے گئے۔اس کے بعد 2002ء میں جب مسلم پرسنل لابورڈ کے صدر قاضی مجاہدالاسلام قاسمی کا انتقال ہوگیا تو متفقہ طور پر آپ کو بورڈ کا صدر بنایا گیا۔

حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی کا شمار دنیا بھر کے چند نامور علمائے دین اور بزرگوں میں ہوتا تھا۔یہی وجہ ہے کہ آپ دنیا کی مشہور تحریکوں، تنظیموں اور علمی اداروں کے ممبر، سرپرست، صدر اور بعض کے فاؤنڈر رہے۔

آپ ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء، اور صدر مسلم پرسنل لاء بورڈ کے علاوہ نائب صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی، صدر دینی تعلیمی کونسل اتر پردیش، صدر مجلس تحقیقات ونشریات لکھنؤ، رکن تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، رکن دارالمصنّفین اعظم گڑھ اور آکسفورڈ سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز برطانیہ کے ٹرسٹی تھے۔

جب مولانا رابع حسنی ندوی کی علمی و ادبی خدمات کی شہرت عرب ممالک کے علاوہ دیگر ممالک میں پہنچی تو آپ کے محاضرات سننے کے لیے دنیا کے مختلف گوشوں سے آپ کو دعوت نامے آنے لگے۔ چنانچہ آپ نے امریکہ، جاپان، مراکش، ملائشیا، مصر، تونس، الجزائر، ازبکستان، ترکی، جنوبی افریقہ کے علاوہ برطانیہ وغیرہ کا سفر کیا اور وہاں علمی ودعوتی محاضرات دیے۔

جہاں تک مولانا کی تصنیفات وتالیفات کا تعلق ہے تو عربی زبان میں 15 اور اردو میں 12 کتابوں کے آپ مصنف ہیں۔اوران میں بعض کتابیں اسکولوں اور مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہیں۔آپ کی چند مشہور کتابیں ہیں: (۱) جزیرۃ العرب (۲) دو مہینے امریکہ میں (۳) رہبرانسانیت (۴) الادب العربی بین عرض ونقد (۵) معلم الانشاء، حصہ سوم وغیرہ۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی سب سے عظیم الشان خدمات آپ کی تدریسی خدمات ہیں، جو تقریباً 50 سال

کے طویل عرصے پر محیط ہے، چنانچہ آپ کے ہزاروں شاگرد دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اور عظیم الشان دینی وعلمی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔

حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو انکا زہد وتقوی تھا۔آپ جس گھرانہ حسنی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس خاندان کی شہرت نہ صرف یہ کہ ہندوستان بلکہ باہر کے ممالک میں بھی تھی،آپ کے مریدین میں بڑے بڑے سرمایہ دار،اعلی عہدوں پر فائز حضرات اور متمول افراد شامل تھے۔مگر آپ نے کبھی بھی حسنی خاندان کا نام، یا دارالعلوم ندوہ العلماء کا بینر، یا آل انڈیا مسلم پرسنل لأ بورڈ کا عہدہ اپنی ذاتی منفعت کے لئے استعمال نہیں کیا اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ بلکہ نہ صرف خود بلکہ اپنے تمام اہل وعیال کو بھی قناعت والی زندگی گزارنے پر آمادہ کیا اور فقر ودرویشی کی زندگی گزاری۔

ندوہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی 1949 میں ندوہ سے بحیثیت مدرس منسلک ہوئے اور بلاتوقف تقریبا تہتر سال اس عظیم ادارہ میں کئی اعلی مناصب پر فائز رہے اور مولانا علی میاںؒ کے بعد ندوہ کی نظامت کے عہدہ کو سنبھالا اور بائیس سال تک ناظم کی حیثیت سے اس کی خدمت کی، ندوہ میں تہتر سالہ خدمت کے دوران کبھی بھی کسی قسم کی خیانت یا بدعنوانی کا کوئی شائبہ بھی محسوس نہیں کیا گیا۔

درس وتدریس کے ساتھ ساتھ مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کو تصنیف وتالیف سے بھی دلچسپی ہے، انھوں نے عربی اور اُردو میں 30 سے زائد کتابیں تصنیف شائع ہوکر مقبول خاص وعام ہوچکی ہیں۔انھوں نے 1959ء میں ایک عربی مجلّہ 'الرائد' جاری کیا،جس کی اشاعت کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔عربی داں اہل علم کے علاوہ طلبہ بھی بڑی تعداد میں اس کا مطالعہ واستفادہ کرتے ہیں۔عربی زبان وادب کی تئیں خدمات انجام دینے کے اعتراف میں اُنھیں 1982ء میں صدرِ جمہوریہ ایوارڈ مل چکا ہے۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دارالعلوم ندۃ العلماء کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے ساتھ ہندوستان کے مختلف اداروں مثلاً آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، رابطہ ادب اسلامی، مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام، مجلس صحافت ونشریات، دینی تعلیمی کونسل، دارِ عرفات، رابطہ عالم اسلامی، دارالمصنفین، آکسفورڈ سنٹر فار اسلامک اسٹڈیز، مولانا محمد ثانی میموریل سوسائٹی، مولانا عبدالباری سوسائٹی، مولانا ابوالکلا آزاد اکیڈمی، تحریک پیامِ انسانیت، مولانا ابوالحسن اکیڈمی وغیرہ بھی وابستہ ہیں اور اُن اداروں کو مسلسل اپنا تعاون دیتے رہتے ہیں۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی جیسی نابغہ روزگار شخصیات معدودے چند لوگوں میں سے ہوتی ہیں جو علم وعمل، اخلاص وللہیّت، تقویٰ وتدین میں گندھی ہوتی ہیں، جن کی زندگی اوروں کے لیے مشعل راہ ہوتی ہے۔☆

تبصرہ کتب

تلخیص البیان فی فہم القرآن (دو جلد)

مولف: مولانا محمد زاہد انور۔ طباعت: عمدہ۔ ملنے کا پتا: جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سٹی۔ رابطہ نمبر: 0332-7236793

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن مجید کے علوم و معارف اور حقائق و دقائق لامتناہی ہیں۔ ہر ذی علم جب آیاتِ بینات میں غور و فکر کرتا ہے تو اس پر نئے نئے حقائق و معارف کا انکشاف ہوتا ہے۔ دور اول سے لے کر آج تک قرآن مجید کی سینکڑوں تفسیریں لکھی گئی ہیں اور ان شاء اللہ جب تک اس رُوئے زمین پر کلمہ گو انسان موجود ہیں، یہ مبارک سلسلہ جاری رہے گا۔ گزشتہ تین چار برس میں یکے بعد دیگرے متعدد جدید تفسیرات منظر عام پر آئی ہیں۔ ہر تفسیر کا رنگ جدا اور ذائقہ نرالا ہے۔ ''تلخیص البیان فی فہم القرآن'' بھی انہی میں سے ایک ہے جو اپنے مشمولات اور عمدہ اسلوب کے پیش نظر قاری کو اپنی جانب راغب کرتی ہے۔ اسے مولانا محمد زاہد انور صاحب زید مجدہم نے تالیف کیا ہے۔

''تلخیص البیان فی فہم القرآن'' کے مطالعے اور ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دورِ حاضر کی جدید فکری تحدیات کے مقابلے کی کافی سکت ہے۔ اس بات کی ضرورت تو بہت پہلے سے محسوس ہو رہی ہے کہ قرآن مجید کی ایسی تفسیر و توضیح وقت کی اہم ضرورت ہے جس میں جدید فلسفہ و تہذیب کے تحلیل و تجزیہ اور تردید کا کافی کچھ سامان ہو، اس جہت سے تفسیر قرآن پر کام کی تشنگی محسوس ہوتی تھی۔ حضرت مولانا زاہد انور صاحب مدظلہم نے اس تقاضے کو کافی حد تک نبھایا ہے۔ وہ بجا طور پر لکھتے ہیں:

''ہماری ذمہ داری ہے کہ دوران تعلیم (طلبہ کو) مضامین قرآن وسنت کی وسعت اور جامعیت نیز آفاقی تعلیمات الٰہیہ (جو باقی ادیان باطلہ کے بالمقابل عالمی نظام حق کا درجہ رکھتی ہیں) کی طرف زوردار توجہ دلاتے رہیں۔ تاکہ وہ ہر دور کے باطل چیلنجز کا جواب قرآن وسنت کی رہنمائی سے اس طور پر دے سکیں کہ ان کو نظام ہائے باطلہ کے رد کرنے میں کسی علمی و نظریاتی احساس کمتری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔''

''تلخیص البیان'' کی ظاہری وضع قدیم طرز کی ہے مگر اس کے مضامین میں تازگی ہے، بہت سے مقامات غیر روایتی اسلوب کے حامل ہیں مگر ذہن کے دریچوں کو کھولنے میں مدد دیتے ہیں۔ آغاز میں قرآنی مضامین کا اشاریہ دیا گیا ہے جس سے تفسیر سے استفادے میں کافی آسانی ہوگئی ہے۔ دو جلد اور ۱۳۱۲ صفحات پر مشتمل یہ تلخیص و تفہیم علماء

ومدرسین کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔اس تفسیر سے استفادے کے لیے آغاز میں توضیحاتی مقدمے کا مطالعہ لازمی ہے۔اسی سے آئندہ کے مشمولات سمجھنے میں آسانی رہے گی۔

زیارتِ روضۂ اقدس

تالیف: مولانا مفتی ابوالخیر عارف محمود۔صفحات: 240۔طباعت: عمدہ۔ ملنے کا پتا: دارالکتاب، یوسف مارکیٹ غزنی اسٹیٹ، اردو بازار لاہور۔رابطہ نمبر: 0300-8099774

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت اور آپ کا تقدس اہل ایمان کے قلوب واذہان میں پیوست ہے۔یہی محبت ہے جو مسجد نبوی اور روضہ اقدس کی زیارت پر انگیخت کرتی رہتی ہے۔اہل محبت نے اس راہِ عشق میں عجیب وغریب اور ایمان افروز نقوش چھوڑے ہیں۔مگر امت کا ایک طبقہ ایسا ہے جو مسجد نبوی اور روضۂ اقدس کی زیارت کے لیے سفر کو ناجائز وبدعت قرار دیتا ہے۔کاش کہ انہوں نے کسی اہل محبت کے پاس بیٹھ کر عشق ومحبت کے کچھ جام پیے ہوتے۔زیر نظر کتاب: ''زیارت روضۂ اقدس.....مشروعیت، آداب، فضائل مدینہ'' کے نام سے مرتب فرمائی ہے۔اس میں انہوں نے نہ صرف زیارت روضۂ اقدس کے شرعی احکام اور آداب بیان کیے ہیں بلکہ ان لوگوں کے خیالات فاسدہ کا بھی شافی جواب دیا ہے روضۂ اقدس کی زیارت کو ایک اختلافی مسئلہ باور کرا کے اس کی عظمت و تقدس کو گھٹانا چاہتے ہیں۔یہ ایک حساس مسئلہ ہے، مگر مولانا مفتی عارف محمود صاحب زید مجدہ نے نہایت متین وباوقار اسلوب میں اس مسئلے پر دادِ تحقیق دی ہے اور اہل سنت کے اجماعی موقف کو خوب وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر زائر حرم اپنے مقدس سفر سے قبل ایک مرتبہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرے۔

آداب واسباب اختلاف

تالیف: مولانا حافظ ذیشان یٰسین۔صفحات: ۱۴۴۔طباعت: مناسب/ کارڈ کور۔ ملنے کا پتا: مکتبہ عشرہ مبشرہ، اردو بازار لاہور۔رابطہ نمبر: 0334-7733476

یہ دنیا اختلاف اور رنگارنگی سے عبارت ہے، آراء، مزاج، اور عادات میں اختلاف ایک فطری امر ہے۔حضرات فقہاء ومحدثین کرام بھی اسی دنیا کا حصہ تھے اور اسی فطری تقاضے کے سبب ان میں بھی علمی اختلاف رونما ہوئے، انہی اختلافات کے سبب امت کو وہ راستے معلوم ہوئے جن پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضاء وانعام حاصل ہو سکتے ہیں۔ان اختلافات کے سبب علماء ومحدثین اور فقہاء امت پر طعن وتشنیع کا بازار گرم کرنا حماقت کی دلیل ہے۔زیر نظر کتاب اس پراپیگنڈے کے جواب میں لکھی گئی ہے۔کتاب میں فقہاء اور ائمہ مجتہدین کے فقہی اختلاف کی نوعیت/ اسباب اور

وجوہ کو بیان کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اختلاف کے آداب اور سلیقے کے متعلق سلف صالحین کے اسوہ اور طرز عمل کو مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب نوخیز فضلاء کے لیے بیش قیمت توشہ ہے۔

پانی کے مسائل، وسائل اور شرعی احکام

تالیف: مولانا حافظ ذیشان یٰسین۔صفحات ۱۹۰۔ طباعت: مناسب۔ ملنے کا پتا: مکتبہ عشرہ مبشرہ اردو بازار لاہور۔ رابطہ نمبر: 0301-9235118

پانی بقاءِ حیات کے لیے اہم ترین عنصر ہے۔ یہ انسان کی وہ بنیادی ضرورت ہے جس پر خون ریز جنگوں کی گواہی تاریخ اقوام عالم دیتی ہے۔ پانی کے لیے قوموں کی حساسیت جیسے پہلے تھی آج بھی برقرار ہے......زندہ قومیں اس پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا کرتیں۔

ایک طرف پانی کی یہ اہمیت ہے، دوسری طرف ہمارا اجتماعی رویہ ہے جو پانی کے اتلاف وضیاع کا حامل ہے۔پچھلے چند برسوں سے وسائل حیات سے متعلق عالمی ادارے زمین کے مختلف خطوں میں پانی کی شدید کمی کی خبر دے رہے ہیں۔ وہ خبردار کررہے ہیں کہ اگر سلیقے سے اس مسئلے کو نہ دیکھا گیا اور مناسب پیش بندی نہ کی گئی تو قحط سالی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ پاکستان جو کئی بڑے دریاؤں کی سرزمین تھی، ان دریاؤں کے دہانوں پر بھارت بہت سے ڈیم بنا چکا ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان کے اکثر دریا سال کا زیادہ تر عرصہ کسی وسیع صحرا کا منظر پیش کررہے ہوتے ہیں۔ جناب حافظ ذیشان یٰسین صاحب نے اس موضوع پر اچھی تحقیق کی ہے؛قرآن وسنت اور فقہاء امت کی تصریحات کو حوالہ بناتے ہوئے پانی کے حوالے سے درپیش چیلنجز سے نمٹنے کی تجاویز بھی مرتب کی ہیں۔

انہوں نے......''پانی کی اہمیت وافادیت قرآن کی روشنی میں''،''پانی ضائع کرنے کی ممانعت''،''مختلف آبی وسائل سے پانی کے استعمال اور انتفاع کے شرعی احکام''،''پانی پر ثبوت ملک کی صورت''،''نجس پانی کے استعمال کا حکم''،''آلودگیوں سے پانی کی حفاظت''،''کیا فلٹریشن سے نجس پانی پاک ہوجاتا ہے؟''،''حکومت کی طرف سے پانی کے استعمال کی تحدید''،''پانی سے زمین کی آبادکاری''،''آبی وسائل وذخائر کی تعمیر کی ذمہ داری''......جیسے اہم موضوعات پر اچھا اور قابل قدر مطالعہ مواد فراہم کیا ہے۔اہم بات یہ ہے کہ عام طور پر یہ موضوع اہل تحقیق کی نظروں سے اوجھل رہتا ہے، جناب حافظ ذیشان یٰسین صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے آج کے بنیادی اہمیت کے حامل موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔